

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 6 دسمبر 2010 بمطابق 29 ذوالحجہ 1431 ہجری صحیح گیارہ بجکر ستائیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ
وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفُلُوكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْأَنْهَارَ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ دَائِبِينَ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۗ وَءَاتَاكُمْ مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ
اللَّهِ لَا تُحْصَوْنَ ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے
کھانے کے لیے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور
سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا اور سورج اور چاند کو تمہارے
لیے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری
خاطر کام میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو
شمار نہ کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا
ہے۔ وَاخِذُوا الدُّعْوَانَا إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئٹہ' اور: جناب محمد زمین خان صاحب، سوال نمبر؟

جناب محمد زمین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب محمد زمین خان: کوئٹہ نمبر دے 525 جی۔

جناب سپیکر: 525۔

* 525۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں پرائیویٹ سکول موجود ہیں؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ انکوریٹ کے مطابق این او سی جاری کرتا ہے؛
- (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
 - (i) صوبے میں کل کتنے پرائیویٹ سکول ہیں، رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کتنے ہیں؛
 - (ii) رجسٹریشن فیس کی مد میں کتنی رقم وصول کی جاتی ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؛
 - (iii) گزشتہ دو سالوں کے دوران اس مد میں کتنی رقم وصول کی گئی ہے؛
 - (iv) رجسٹریشن کیلئے سکول کی اپنی بلڈنگ ہونا ضروری ہے یا نہیں؛
 - (v) حکومت فیسوں کے معاملے میں ان سکولوں پر چیک رکھتی ہے اور فیس کس طریقہ کار کے تحت مقرر کرتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ اسمبلی ایکٹ کے تحت بورڈ کیلنڈر میں صفحہ نمبر 387 پر پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کیلئے قواعد وضع کئے گئے ہیں جن کے مطابق ان سکولوں کو رجسٹر کیا جاتا ہے، اس کیلئے این او سی جاری نہیں کی جاتی بلکہ متعلقہ بورڈ کے ساتھ انکی باقاعدہ رجسٹریشن کی جاتی ہے، جس کیلئے مذکورہ بالا رولز موجود ہیں۔

(ج) (i) صوبے میں قائم تمام آٹھ بورڈز سے حاصل شدہ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت صوبے میں کل چھ ہزار ایک سو اکتھ پرائیویٹ سکول ہیں جن میں سے پانچ ہزار پانچ سو اکیاسی سکول متعلقہ بورڈز کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں جبکہ غیر رجسٹرڈ سکولوں کی غیر حتمی تعداد پانچ سو نوے ہے چونکہ کئی پرائیویٹ سکولوں

نے تاحال رجسٹریشن کیلئے متعلقہ بورڈز سے رجوع ہی نہیں کیا جبکہ کئی پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن ابھی متعلقہ بورڈز کے ساتھ زیر غور ہے، اس لئے غیر رجسٹرڈ سکولوں کی حتمی تعداد کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا، لہذا دستیاب معلومات کے مطابق صوبہ سرحد میں پرائیویٹ سکولوں کی کل تعداد چھ ہزار ایک سو اکتتر ہے جن میں سے پانچ ہزار پانچ سو اکیاسی رجسٹرڈ ہیں جبکہ پانچ سو نوے سکولز غیر رجسٹرڈ ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) رجسٹریشن کی مد میں پرائمری سکولز سے مبلغ تین ہزار روپے صرف اور ہائی / ہائر سیکنڈری سکولز سے مبلغ چھ ہزار روپے صرف فی سکول بذریعہ بینک رسید وصول کئے جاتے ہیں اور الائیڈ بینک آف پاکستان کی مقررہ شاخ میں جمع کرائے جاتے ہیں۔

(iii) صوبے میں قائم تمام آٹھ بورڈز کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق گزشتہ دو سالوں کے دوران رجسٹریشن کی مد میں تمام بورڈز کی طرف سے مجموعی طور پر کل مبلغ چھیا سی لاکھ اٹھتر ہزار روپے وصول کئے گئے ہیں، تفصیل ایوان میں پیش کی گئی ہے۔

(iv) جی نہیں، پرائیویٹ سکول کرائے کی عمارت میں بھی کھولا جاسکتا ہے تاہم کرائے کی عمارت کی صورت میں سکول انتظامیہ اور مالک مکان / جائیداد کے مابین معاہدہ کی دستاویز بوقت رجسٹریشن متعلقہ حکام کو پیش کرنا ضروری ہے۔

(v) اس ضمن میں عرض ہے کہ متعلقہ بورڈ فیسیوں کے معاملے میں اس حد تک چیک رکھتے ہیں کہ بوقت رجسٹریشن سکول کی طرف سے تعین کردہ فیس سٹرکچر طلب کیا جاتا ہے۔ تاہم حکومت کی طرف سے فیس کے تعین کا کوئی واضح طریقہ کار متعین نہیں ہے، اس لئے ہر سکول اپنی صوابدید کے مطابق فیس کا تعین کرتا ہے البتہ اب حکومت ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام اور پرائیویٹ سکولوں کی درجہ بندی سے طریقہ کار وضع کر رہی ہے۔

| نمبر شمار | متعلقہ بورڈ | پرائیویٹ سکولز | تعداد | رجسٹریشن | فیس | وصول شدہ |
|-----------|-------------|----------------|------------|---------------------|-------------|----------|
| | | رجسٹرڈ | غیر رجسٹرڈ | پرائمری / مڈل | ہائی / ہائر | رقم |
| 1 | پشاور بورڈ | 1598 | ---- | 3000/. | 6000/. | 981000/. |
| 2 | مردان بورڈ | 945 | 104 | 3000/. | 6000/. | 834000/. |

| | | | | | | |
|-----------|--------|--------|-----|------|----------------|------|
| 476000/. | 6000/. | 3000/. | 160 | 486 | سوات بورڈ | 3 |
| 210000/. | 6000/. | 3000/. | 17 | 266 | ملاکنڈ بورڈ | 4 |
| 4949000/. | 6000/. | 3000/. | --- | 561 | کوہاٹ بورڈ | 5 |
| 506000/. | 6000/. | 3000/. | 80 | 461 | ڈی آئی خان | 6 |
| 1141000/. | 6000/. | 3000/. | 200 | 929 | ایسٹ آباد بورڈ | 7 |
| 572000/. | 6000/. | 3000/. | 29 | 335 | بنوں بورڈ | 8 |
| 9669000/. | ----- | ----- | 590 | 5581 | | ٹوٹل |

Mr. Speaker: Any Supplementary?

جناب محمد زمین خان: جی سر، پہ دے کوئسچن کبے جناب سپیکر د محکمے نہ د پرائیویٹ سکولونو د رجسٹریشن د طریقہ کار، د مختلف کیڈر یعنی پرائمری، میڈل او ہائی سکولونو د رجسٹرڈ او غیر رجسٹرڈ تعداد او د فیس د وصولی شرح او طریقہ کار مو ترے غوبنتے وو۔ جناب سپیکر، دوئی چہ دا کوم جواب راکرے دے، د دے نہ خود محکمے د دلچسپی او عدم دلچسپی، د دوئی د نا اہلی، د دوئی د غفلت او د دوئی د بدعنوانی او د کرپشن ہغہ بنکارہ اظہار کیڑی۔ جناب والا، دوئی پہ دے خپل جواب کبے ما تہ راکری دی او د مختلف بورڈونو نومونہ ئے ورکری دی او د پرائیویٹ سکولونو چہ کوم رجسٹرڈ دی او کوم غیر رجسٹرڈ دی، د ہغے تعداد ئے بنودلے دے، پکار خود او چہ د ہریو پرائمری، میڈل او ہائی سکولونو چونکہ شرح فیس مختلف دہ خکہ چہ درے زرہ روپی دوئی د پرائمری سکول د پارہ اخلی او ہائی سکول د پارہ شپہ زرہ روپی اخلی نو پکار دہ چہ دا تعداد ئے جدا مونہر۔ تہ بنودلے وے چہ پرائمری سکولونو دومرہ دی او ہائی سکولونو دومرہ دی؟ کہ فرض کرہ مونہر د تین ہزار پہ حساب باندے اخلو، دا یو مثال زہ تاسو تہ د پیننور بورڈ درکومہ جناب سپیکر، دوئی وائی چہ مونہر پندرہ سو اٹھانوی سکولونو رجسٹر کری دی او پہ دیکبے چہ دا کومہ وصولی دوئی بنائی د تین ہزار روپو پہ حساب باندے چہ ہغہ مونہر واخلو، دوئی ئے وصولی کوی اٹھانوی لاکھ روپی او نولاکھ روپی او د دے کہ فرض کرہ مونہر او وسط چار سو روپی ہم واخلو، چار ہزار ہم واخلو، چہ ہزار نہ وایونو پکار دا دہ چہ دلته کبے اکہتر لاکھ روپی دغہ شوے وے، وصولی ئے شوے وہ

خو دلته وصولی صرف نو لاکھ روپي ده نو دا د دوئ د هغه غفلت او د دوئ لا پروائی ده او کنه په ديکبنے کرپشن شومے دے او بدعنوانی پکبنے شومے ده؟ دغسے که توپل ته راشو نو دوئ چه کوم دے چهيانوے لاکھ روپي توپل وصولی کرے ده خو که فرض کره مونر په دغه حساب بانده د چار هزار روپو په حساب يا تين هزار روپو حساب او کرو نو دلته دو کرو او تيس لاکھ روپي پکار دی چه دوئ پیسے وصول کرے وے نو سرکاری خزانے ته ايک کرو چهبيس لاکھ روپي د دوئ په دے حساب بانده، په دے معمولی دغه مونر ته چه بنکاری نو دا نقصان دے جی، نو ديکبنے زما گزارش دا دے چه دا خو کيدے شی ما سره دا منستير صاحب هم منی خکه چه د دے محکمے د کار کردگي د پاره، د بنه کولو د پاره، د دے قومی دولت د ضائع کيدو نه د بچ کيدو د پاره، جناب سپيکر زما تاسو ته گزارش دے، دے اسمبلي ته گزارش دے چه دا پبلک اکاؤنٹس کميٹی ته Straightaway ريفر شی چه هغه د دے صحيح چه کوم دے، حقيقت پسندانه دغه اوشی، په ديکبنے انکوائري اوشی او چه چا غفلت کرے دے يا لا پروائی ئے کرے ده يا کرپشن ئے کرے دے نو چه هغه کبنے Responsibility fix شی۔

جناب سپيکر: جی جناب مفتی کفايت الله صاحب۔

مفتی سيد جانان: جناب سپيکر صاحب۔

جناب سپيکر: اودريره جی، ده پسے۔ مفتی کفايت الله صاحب! د مختصر سوال تپوس کوئ کنه چه دا وخت، مونر هسے هم ليت شروع شو۔ جی سپليمتري سوال۔
مفتی کفايت الله: دا تين جز کبنے جی دوئ ته دا وينا کرے شومے ده چه تاسو خومره پیسے حاصلے کرے دی؟ نو دوئ وائی چه چهياسی لاکھ اتهتر هزار او چه کله دوئ د دے ټولو بورډونو تفصيل مونر ته فراهم کوی نو هلته وائی چهيانوے لاکھ اتهتر هزار، ما د دوارو حساب لگولے دے نو لاکھ اکانوے هزار فرق دے۔ دوئ په جواب کبنے وائی چه چهياسی لاکھ دی او چه کوم تفصيل ئے فراهم کرے دے نو هغه د چهيانوے لاکھ دے، نو لاکھ اکانوے هزار يعنی Near to دس لاکھ فرق دے په ديکبنے جی، هغه دس لاکھ چرته لارو؟

جناب سپیکر: جی جناب تاسو، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سیدحانان: جی زہ ہم دا خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، دا خو هغوی ته۔۔۔۔۔

مفتی سیدحانان: دس نو، دا کہ دس لاکھ روپی فرق دغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔ ہن، حافظ اختر علی صاحب۔

مولوی عبداللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب نہ پس جی۔

حافظ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یو خودا دوی چہ کوم ذکر او کرو، دغه ما ہم کولو۔ دویم جی، د دے سرہ دا Add کومہ چہ د پشاور پرائیویٹ سکولونہ، د هغے تعداد ئے بنود لے دے پندرہ سوا تھانویے او د هغے نہ وصول شدہ رقم دے نولا کہ اکاسی ہزار روپی او د کوها ت چہ کوم دے نو د هغے دے پانچ سو اکستہ، یعنی پشاور والا د هغوی نہ تین گنا سیوا دی لیکن د کوها ت وصول شدہ رقم چہ دے انچاس لاکھ انچاس ہزار روپی نو لہر منسٹر صاحب کہ ستا سو پہ و ساطت مونہر پہ دے باندے پوہہ کری۔

جناب سپیکر: جی مولوی عبداللہ خان صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: او دربرہ جی، دغه او کری۔ مولوی عبیداللہ صاحب۔

مولوی عبداللہ: جناب سپیکر، پہ دے سوال نمبر (الف) او (ج) دو او تین کبے ضمنی سوالات درے دی، زما (الف) کبے دا دے، دا سکول چہ رجسٹر شی او هغه چہ خہ د قواعد و مطابقت سرہ رجسٹر کیری، یوہ خبرہ او دغه کبے زما تجویز دا دے چونکہ اوس زمونہر دے ٲول ملک کبے بلکہ زمونہر خبیر پختونخوا د پرائیویٹ سکولونہ نہ ٲک دے، ہر یو سکول کبے دومرہ زیات فیسونہ اخلی چہ هغه د عام خلقو رسائی هغے کبے نہ وی او زہ حکومت ته درخواست کوم چہ هغه پرائیویٹ سکولونہ دومرہ زیات فیسونہ اخلی نو ولے نہ، ولے نہ چہ گورنمنٹ ہم پہ هغوی باندے فیس لہر زیات کری، دے د پارہ چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان تنولی صاحب! بس جی، تش سوال کوئی، پہ دے
باندے ۛ بیبتس نہ؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میرا ضمنی سوال یہ ہے جی کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونجین جی۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: کیا حکومت پرائیویٹ سکولوں کی فیس مقرر کرنے میں کوئی پالیسی واضح
کرنے کی نیت رکھتی ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا اسکو Categorize بھی کرنا چاہتی ہے کہ ایک آدمی
نے ایک کمرے میں سکول کھلا ہوا ہے اور ایک آدمی نے بیس کنال میں سکول کھلا ہوا ہے اور جس کی جو
مرضی ہے وہ فیس وصول کرتا پھرے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس پہ منسٹر صاحب ذرا تفصیل سے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Abdul Akbar Khan, last supplementary, no more.

جناب عبدالاکبر خان: او سر، او سپلیمنٹری۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم سوال ہے، اگر آپ دیکھیں
جز نمبر 3 میں تو اس میں انہوں نے کہا ہے کہ مجموعی طور پر کل چھیا سی لاکھ اٹھتر ہزار روپے وصول کئے
گئے ہیں جبکہ یہاں پر جو ڈیٹیل دی گئی ہے، اس میں چھیا نوے لاکھ روپے وصول کئے گئے ہیں تو مطلب ہے
کہ دونوں میں تضاد ہے۔ دوسری بات جس طرح حافظ صاحب نے کہا کہ پشاور میں پندرہ سو پرائیویٹ
سکولوں سے نو لاکھ روپے وصول کئے گئے جبکہ بنوں میں تین سو پینتیس سے پانچ لاکھ وصول کئے گئے ہیں
اور مردان میں نو سو پینتالیس سے آٹھ لاکھ، تو ہمیں منسٹر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ اتنا فرق کیوں ہے؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Education, please.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی۔ سپیکر صاحب، دا زمین
خان زمونہ گران مشر چہ کوم سوال و پاندے کرے دے، کوشش خو مونہ کرے
دے چہ جواب ہم ور کرو او دلته چہ کوم دا پہ Collection کبنے Variation
راخی، تاسو کہ سوال تہ او گورئی سپیکر صاحب، دوئی تپوس دا کرے دے چہ
توٹل پرائیویٹ سکولونہ چہ دی، ہغہ خومرہ دی او بیائے د ہغوی د فیس تپوس
کرے دے، زما یقین دا دے چہ مونہ خو جواب ہم ور کرے دے چہ د پرائمری
سکول د پارہ، د مڈل سکول د پارہ او بیا د ہائی سکول د رجسٹریشن د پارہ یو
فیس چہ دے ہغہ متعین دے، چہ کوم Variation راخی دا فگرز کبنے، ہغہ کہ
تاسو او گورئی د دوہ کالو تپوس شوے دے چہ پہ دے رجسٹریشن فیس کبنے
خومرہ Collection شوے دے؟ دا ظاہرہ خبرہ دہ سپیکر صاحب، ۛ یر سکولونہ

داسے دی چه هغه رجسٽر نہ وی او د ایجوکیشن ډیپارټمنټ چه کوم آفیشلز دی، هغوی پرے Fines هم لگوی دلته۔ بل دا سوال وو جی چه آیا د پرائیویټ سکولونو د پارہ چه کوم Tuition fee دی، هغه متعین دی۔ بالکل دا سوال چه دے دا صحیح سوال دے، مونر دے سره هم اتفاق کوؤ خو بیا په هغه لږ کنبے څه وخت شوی دے چه ریگولیریټی اتھارټی مونر Propose کرے ده او هغه کیس چه دے هغه زمونر په لاء ډیپارټمنټ کنبے دے، زما به منسټر صاحب ته هم دا خواست وی چه هغه ریگولیریټی اتھارټی چه مونر کومه Propose کرے ده، دا د دے د پارہ ده چه په پرائیویټ سکولونو کنبے دا زمونر کوم Tuition fee دی یا نور چه د ټیچنگ سټاف چه کوم Qualification دے یا د هغوی Salaries دی یا د هغوی Job permanency ده، دا ډیر څیزونه داسے دی چه مونر په هغه ریگولیریټی اتھارټی کنبے Propose کری دی۔ زمین خان خبره او کره د کریشن، دا زما یقین دے چه دا یو لفظ چه دے، دا ډیر زیات اسان شوی دے او مونر ټول چه اکثر داسے وی چه کریشن او یا داسے خبره، تاسو او گورنر چه دا زمونر په صوبه کنبے اټه بورډونه دی، بیا د هغه ته وارو بورډونو په Preview کنبے یا د هغوی په Vicinity کنبے چه کوم پرائیویټ ادارے راځی، د هغے نمبر هم معلوم دے، بیا د هغے فیس هم متعین دے، بیا هغوی چه کوم Collection کرے دے، هغه هم ورکړے شوی دے۔ د هغے نه علاوه ټائم ټو ټائم ډیر خلق داسے وی چه هغوی فیسز لا ورکړے نه وی، ظاهره خبره ده، د هغوی سره د هغوی Correspondence روان وی، زمونر تر خپله حده پورے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه رجسټریشن بغیر د فیس جمع کولو نه تاسو ورکوی؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نه جی، بالکل نه، هغه غیر رجسټر سکولونه دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Variation چه دے۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بیا هغے باندے جرمانے لگی، په هغه سکولونو باندے جرمانے لگی ځکه چه غیر قانونی طور باندے هغه سکولونه کهلاؤ شوی دی نو باقاعدہ هغه اهلکار چه دی هغوی باندے جرمانے لگی۔ بهر حال مونر ته په دے خبره باندے هیڅ اعتراض نشته خو چه کوم سوال وړاندے شوی دے، مونر جواب

ورکریے دے، دہغے نہ علاوہ چہ کوم ضمنی سوالونہ دی ریگولیریٹی اتھارتی داسے دہ چہ مونبر Propose کریے دہ، امید دے انشاء اللہ چہ دغہ ریگولیریٹی اتھارتی مونبر سرہ راشی، مونبر سرہ بہ یو داسے مستقل ہتھیار پہ لاس راشی چہ بیا بہ مونبر دہغہ خلقو فیسونہ ہم کنٹرول کولے شو، Even دا چہ مونبر بہ دہغہ خلقو Curriculum ہم کنٹرول کولے شو، دہغوی چہ کوم ہول لوازمات دی، مونبر بہ ہغہ ہم کنٹرول کولے شو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے سوال کے متعلق بات کی ہے، ہمارے تو دو Simple Questions ہیں، سپلیمنٹری تھے کہ کیا یہ چھیا سی لاکھ صحیح ہے کہ چھیا نوے لاکھ صحیح ہے؟ اس پر بتادیں ایک، اور دوسری وہ بات کہ پندرہ سو سکولوں سے آٹھ لاکھ روپے وصول کئے جاتے ہیں اور چھ سو سکولوں سے گیارہ لاکھ، تو کیا اس فیس میں فرق ہے، وجہ کیا ہے کہ ایک کی تعداد جو اس سے دگنی ہے، دگنے سے آٹھ لاکھ اور اس کی آدھی تعداد سے گیارہ لاکھ، تو مطلب ہے کہ یا تو یہ سوال اگر منسٹر صاحب کو اعتراض نہ ہو تو یہ کمیٹی کو پیش کریں کہ جی یہ کیوں؟ ایک طرف چھیا سٹھ لاکھ لکھتے ہیں کہ کل چھیا سٹھ لاکھ وصول کئے گئے خود اور دوسری طرف جب ڈیٹیلز دیتے ہیں تو اس میں چھیا نوے لاکھ کا ذکر کر دیتے ہیں تو اس میں کونسا صحیح ہے، کس کو ہم صحیح مان لیں؟

جناب سپیکر: بابک صاحب! سردار حسین بابک صاحب، دا ولے تاسو تہ تائم کم ملاؤ شوے وو چہ دا Variation غلط دوئی دغہ کریے دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تاسو او گورئی چہ دا زمونبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو دے Date تہ او گورئی، تاسو تہ ئے پہ دے دغہ باندے لیکلی دی، دا فروری 2009 کبنے کوئسچن درغلے دے او دسمبر 2010 کبنے تاسو جواب راکرو او سرہ دہغے ئے ہم غلط جواب راکرو۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زہ پہ خپل دیپارٹمنٹ کبنے دہغہ خلقو، کہ ہغوی غلط انفارمیشن ورکوی، زہ دہغوی وکالت نہ کومہ۔ زما مطلب دا دے چہ پہ اتہ بورڈ ونو کبنے چہ خومرہ رجسٹریڈ سکولونہ دی، دہغوی

Against چہ خومرہ فیس راخی ہغہ ہغوی ورکریے دے۔ دا بل سوال چہ دے ، دا دوئ د دوہ کالو فگرز ہغوی بنودلی دے ، د دوہ کالو ہغوی فگرز ورکری دی۔ داسے نہ دہ In case کہ Clerical mistake شوے وی یا In case غلط انفارمیشن ئے ورکری وی ہغوی نو مونر بہ د ہغوی خلاف ایکشن اخلو او دلته کہ تاسو او گوری، د دوہ کالو ہغوی غوبنتے دے ، د دوہ کالو فگر ئے ورکریے دے۔ باقی د اتہ بورڈ ونوپہ Purview کبے چہ خومرہ غیر سرکاری سکولونہ راخی، د ہغوی د تعداد مطابق ہغے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس کمیٹی تہ ئے لیبل غواری کہ نہ ئے غواری جی؟ لنہہ خبرہ۔۔۔۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے نہ دہ، بہر حال کہ پہ دیکبے زمین خان یا عبد الاکبر خان صاحب کہ د دے سوال نہ مطمئن نہ وی، زہ بہ انشاء اللہ دوئ تہ گزارش او کرم چہ د کمیٹی نہ بغیر مطلب دا دے چہ پہ کوم فگر باندے د دوئ دغہ دے ، ہغہ بہ ورتہ مونر ورکرو، زما یقین دا دے ، دا خو خہ دومرہ لویہ خبرہ نہ دہ۔

Mr.Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

جناب سپیکر: آواز کلیئر نہیں ہے۔ (شور) نہیں، ابھی تو کوئسجن کمیٹی کو ریفر کرنے کی سٹیج

آگئی ہے۔ Those who are in favour of it may rise in their seats.

جناب عبدالاکبر خان: آپ رولنگ دے دیں اگر آپکو Clear voices۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے چیلنج کیا ہے نا، پوچھ لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، انہوں نے چیلنج نہیں کیا ہے کہ کاؤنٹ کر لیں، اگر آپ رولنگ دیتے ہیں کہ

ریفر نہیں کرنا ہے 'Noes' have it، ٹھیک ہے، بس مت ریفر کر لیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دا بنیادی سوال چہ د چا وو،

ہغہ نہ خو ہڈو شوک تپوس نہ کوی؟ دا پہ مینج کبے ضمنی والا پکبے لگیا

دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم ہفہ دا خبرہ کرے وه، د هغه په وینا روان یو۔

وزیر اطلاعات: نو کوم دے هغه خو خاموش دے او عبد الاکبر خان پکبنے لکيا دے۔

جناب سپیکر: نه د ټولو نه مخکبنے هغه کمیټی ته د ریفر کولو خبره کرے ده جی، زما غور وی هر خیز ته او کمیټی ته هر یو ممبر ریکویسټ کولے شی۔

جناب محمد زمین خان: منسټر صاحب دا وئیل چه که زما محکمے چرته او چا غلط بیانی کرے ده، غلط انفارمیشن ئے ورکری وی، زه د هغه وکالت نه کوم، تردے پورے ئے او وئیل که فرض کره کمیټی ته ئے ریفر کول غواری نو زما پکبنے هیخ اعتراض نشته، په دیکبنے بیا د نورو خبرو زما په خیال شه ضرورت پاتے نه شو۔ هغه وائی که چرے چا غفلت کرے دے، زه هغه کارروائی ته هم تیار یم، هغه پکار دی نو بیا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلديات)}: بابک صاحب دا خبره کرے ده چه دا تاسو ما سره کبنيټی چه شه پر اېلم وی زه به ئے حل کړم، دا ئے نه دی وئیلے چه دا د کمیټی ته لاړ شی، هغوی او وئیل چه تاسو عبد الاکبر خان او زمین خان د ما سره کبنيټی، ټهیک ده چه تاسو ته شه غلطی بڼکاری زه هغوی سره کبنيټی او معلومات به او کړم چه زما محکمے که چرته غلط کار کرے وی، زه به ایکشن اخلم، هغوی د کمیټی خبره نه ده کرے، که د کمیټی خبره ئے کرے وی نو بیا خو مونږ انکار نه شو کولے کنه، هغوی داسے خبره نه ده کرے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد زمین خان: بشیر خان زمونږ محترم مشر دے او زه به داسے او کړم، زما په خیال دا خبره به په ریکارډ وی، د منسټر صاحب چه کوم الفاظ وو، هغه به په ریکارډ باندے وی نو که په ریکارډ باندے ویدیو یا آډیو چه کوم کیسټ دے که هغه راوړے شی دے هاؤس ته نو دا به د هغه نه ظاهره شی۔

جناب سپیکر: دا کوئسچنز آوړدے جی، دوئ لوائے ډیپیت ترے ساز کړو خو بابک صاحب تاسو دلته Commitment او کړئ او بیا وروستو راځئ نه او کبنيټی نه ممبرانو سره، د دے سیشن نه پس به تاسو کبنيټی او دے ممبرانو ته چه شه تا

او وئیل ہغہ خپل دغہ Honour کرد۔ Next Question، شاہ حسین خان، آنریبل ممبر شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دیکھنے زما دا ضمنی سوال دے چہ دا دوی لیکلی دی۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: کونسپن نمبر جی؟
جناب شاہ حسین خان: 594 جی۔
جناب سپیکر: جی۔

* 594 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ازرہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ 2007-08 میں صوبے کے تمام اضلاع میں سکولوں کیلئے مختلف اشیاء کی خریداری کیلئے ٹینڈرز طلب کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اضلاع میں مخصوص فرموں کو دعوت دی گئی تھی؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ٹینڈرز میں دیئے گئے ریٹس کو بعد میں تبدیل کر دیا گیا تھا؛
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع نوشہرہ، بونیر اور بٹ خیلہ میں ٹینڈرز کا اخباری تراشہ بمعہ اخبار کا نام اور ٹینڈر کھولنے کی تاریخ بتائی جائے؛

(ii) کون کونسی اور کتنی فرموں نے ٹینڈرز میں حصہ لیا، ان کے نام اور پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛
(iii) جن اشیاء کی خریداری کیلئے ٹینڈرز طلب کئے گئے تھے، ان کے نام اور دیئے گئے ریٹس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) مذکورہ بالا ٹینڈرز میں دیئے گئے ریٹس کو بعد ازاں تبدیل کرنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز حکومت کو اس سے کتنا نقصان اٹھانا پڑا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(v) ٹینڈر کھولنے وقت جن ٹھیکیداروں نے حاضری شیٹ پر دستخط ثبت کئے تھے، اس حاضری شیٹ کی نقل بمعہ ٹینڈر کیلئے تشکیل شدہ کمیٹی کے ممبران کے نام بھی بتائے جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) (i) ضلع نوشہرہ، بونیر اور بٹ خیلہ (ملاکنڈ) میں ٹینڈرز کے اخباری تراشے اور کھولنے کی تاریخوں کی تفصیل منسلک ہے۔

(ii) تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) تفصیل فراہم کی گئی۔

(iv) مذکورہ بالا ٹینڈرز میں دیئے گئے ریٹس کو بعد ازاں تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔

(v) تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any Supplementary, شتہ پکبنے، جی،

جناب شاہ حسین خان: او جی، دیکبنے زما سپلیمنٹری دا دے چہ کومو فرمونو لہ دوئی آرڈر ور کرے دے، د ہغے لسٹ نشتہ دے چہ چا لہ ئے پہ شہ ریت باندے آرڈر ور کرے دے؟

مفتی کفایت اللہ: دیکبنے یو ضمنی سوال دے جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، او درپرہ یو منت، ضمنی ہم د درے کوئسچنو نہ زیاتوئی مہ؟ دا تائم تہ گورئی جی۔

مفتی کفایت اللہ: دا جی سپیکر صاحب، دا ضمنی چہ ڀیرہ اہمہ خبرہ وی نو ہغہ مونر کوؤ، نورہ داسے خبرہ نشتہ۔

جناب سپیکر: بس جی، دا د درے نہ مہ زیاتوئی۔ جی بسم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: تاسو دیکبنے او گورئی جی، د حاضرئ شیت باندے دوئی چہ کوم فرمونہ ور کرئی، ہغہ تیرہ فرمونہ دی او ریت لسٹ باندے یا درے دی یا خلور دی یا پینخہ دی نو جی تول خیانت خود غہ خائے کبنے کپری کنہ، کوم سرے چہ تھیک ریت ور کوی نو د ہغہ نوم رانشی، دیکبنے او گورئی جی، مخامخ ہر شہ موجود دی، چہ کلہ د دوئی د حاضرئ شیت باندے دستخط وی نو تیرہ کسان دی او چہ کلہ ریت لسٹ راخی نو ہغہ د درے کسانو نومونہ شتہ او د خلورو نورو نشتہ نو دا ڀیرہ غتہ گھپلہ دہ کہ نہ جی؟

جناب سپیکر: جی زمین خان! کوئسچن جی، صرف سپلیمنٹری کوئسچن کوئی جی۔

جناب محمد زمین خان: ڊیره مهربانی جی، سپلیمنٹری کوئسچن جناب سپیکر، زما دا دے چه دوئی تیندر فارم مونبر ته نه دے رالیبرلے خککه چه دوئی وائی چه په ریتس کنبے Tempering شوے دے نو که هغه تیندر فارم چه کوم تهیکیدار هغه ریتس لیکي، هغه دے سره نشته نو مونبر ته به خه پته لکی چه تیندر شوے دے که نه دے شوے؟

Mr. Speaker: Ji, Sardar Babak Sahib, honourable Minister for Secondary Education.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، یو خو بخبننه غوارم، زما په هر سوال کنبے تاسو دا ضمنی سوالونه دومره هغوی نه او غوارئی چه ما نه هغه Exact سوال هم هیر شی نوزه بخبننه غوارم د دے خبرے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا ما اوس ورته او وئیل؟ دا د نورو ممبرانو حق وهله کیری۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ستاسو به ما سره ڊیره مینه وی، مهربانی جی۔ بله دا خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر خان! که ستاسو په زره خه وی نو تاسو او وائی کنه، که تاسو خه سوال کول غوارئی نو تاسو او وائی کنه؟ (تقمه)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، که ستاسو په زره خه وی، مونبر ته ئے او وائی چه دلته زره تش کرو۔

(شور/تقمه)

جناب سپیکر: دا د نورو، کوئسچنز آور ڊیر مختصر دے نو دیکنبے، جی بابک صاحب، بسم اللہ جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یو منت جی، سپیکر صاحب! یو منت۔ دا هغه بله خبره چه سپیکر صاحب ما له موقع را کره، زمین خان دا خبره او کره، ما دا خبره وختی کره وه، ما وئیل چه په خائے د دے چه دا سوال کمیٹی ته ریفر شی، زه به کوشش او کریم چه هغوی مطمئن کریم، لهدا کمیٹی ریفر کولو ته ضرورت نشته چه زه د هغه تصحیح او کره او تاسو او گورئی سپیکر صاحب، دا کوم دغه چه دوئی غو ببنته ده د کومو ضلعو، هغه تیندرز چه ڊیپارٹمنٹ کری دی، هغه تیندر نو تیسز

چه دی، هغه د اخبار تراشه چه دی، هغه ډیپارټمنټ ورسره نتي کړې دی، په هغه کښې خو کهلاؤ د هغه د پاره په هر دسترکت کښې په هره ضلع کښې پرچیز کمیتی چه د ډی سی او نمائنده پکښې ناست وی، ډی سی او پکښې بعضې وختونو کښې پخپله هم وی، ډیپارټمنټ هم پکښې وی، د پی اینډ ډی هم پکښې وی، فنانس هم پکښې وی نوزه بیا په دے نه پوهیږمه چه بیا هم ممبران صاحبان څه غواړی؟

جناب سپیکر: دوئی Comparative Statement غواړی، Comparative Statement وائی نشته، هس جی، بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی۔

جناب سپیکر: Comparative statement بنائی چه هغه نشته۔

جناب محمد زمين خان: هغه هم پوره نشته خوتیندر فارم نشته چه د هغه دا ریټس وی۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی، دا سوال ترے ما خپله هم اوکړو کنه۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تاسو اوگورئ جی، زه نه پوهیږمه چه د دوئی اعتراض په څه خبره باندے دے؟

جناب شاه حسین خان: اعتراض دا دے، ما تاسو ته او وئیل چه دلته کښې ما لیکلی دی چه "جن جن فرمون کو آرڈر دیا گیا ہے، وه لسٹ منسلک نہیں ہے کہ کس کو کتنے ریٹ پر آرڈر ملا ہے" زما خو دا سوال دے چه کوم یو فرم ته په کوم ریټ باندے آرډر ملاؤ شوے دے؟

جناب سپیکر: Be brief، بریف کوئی چه صرف هغه جواب در کولے شی جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تاسو اوگورئ جی که د ورک آرډر خبره کوی، زما یقین دے چه ورک آرډر به پکښې نه وی، بهر حال مونږ دوئی ته، ډیپارټمنټ ته به زه اووایم چه دوئی ته ورک آرډر Provide کړی چه په کوم دغه باندے۔

جناب شاه حسین خان: ورک آرډر نه، لکه دیکښې اوس دا تاسو اوگورئ کنه، دا یونیورسل ټریډر دے، ده له تاسو د المارو، د نوبنار خبره ده، المارو د پاره ئے لیکلی دی چار هزار تین سو نوے روپے، بیا دغه الماری په باره هزار باندے ملاؤ

شوع دہ نوریت ئے دلته کبنے یو بنود لے دے ، بیا الماری دے فرم را او ری دی
 په بل ریت باندے ، دا پینخه ، شپو زره روپی، دا د حکومت تاوان نه دے ؟ په یوه
 یوه الماری کبنے پینخه شپو زره روپی۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: داسے دہ جی، دا کہ تاسو او گورئ سپیکر صاحب، کہ
 زہ تاسو لہ مثال در کرمہ چہ یوه کمرہ، د سکول یوه کمرہ یا د ہسپتال یوه کمرہ،
 دا کہ مونر پخپلہ جو روؤ یا ئے پہ پی تہی سی باندے جو روؤ نو د ہغے یوریت دے
 او بیا د گورنمنٹ خپل شیدول ریت دے، زما یقین دا دے کہ د ہغوی شیدول ریت
 نہ مخکبنے وروستو شوے وی نو بے شکہ د پیارتمنٹ، خودا دہ چہ لکہ مونر کہ
 د بازار نرخ او گورو او بیا د پیارتمنٹ نرخ او گورو، ہغے کبنے خو ظاہرہ خبرہ
 دہ، شیدول ریت کبنے خو فرق وی۔

جناب شاہ حسین خان: نو دا ریٹونہ خو ئے د سرہ لگولی نہ دی، کہ تاسو ریٹونہ
 لگولی وے کنہ نو بیا بہ دا خبرہ کلیئر شوے وہ، تاسو چہ د کومو فرمونو پہ کوم
 ریت باندے دا الماری یا دا جیوت تات اغستل، ہغہ تاسو نہ دی لیکلی، تاسو
 خو ہغہ لیکلی دی کوم چہ د مقصد والا وو، درے خلور، پینخہ یو خائے کبنے
 لیکلی دی، درے خلور، پینخہ ئے بل خائے کبنے لیکلی دی او دا کوم ریٹونہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: شاہ حسین خان! دا written را اولیبری جی نو بیا بہ۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: Written نہ جی، کمیٹی تہ ئے ولے نہ لیبری؟ دا کمیٹی جو رہے
 دغہ د پارہ دی چہ پہ دے اسمبلی کبنے یوه خبرہ کلیئر نہ شی نو کمیٹی تہ لارہ
 شی نو ہلتہ کبنے صفا شی۔ تاسو ہر سوال کمیٹی نہ ارغروئی، بچ کوئی ئے، پہ
 دے زہ پوہیرم چہ دا ولے؟

جناب سپیکر: نہ دا خومرہ معلومات چہ تاسو نور غواہی کنہ نو دا کہ Written
 را اولیبری نو دوئی بہ داسے کال پرے نہ لگوی، لکہ دا دے باندے ئے چہ لگولے
 دے۔

جناب شاہ حسین خان: دا جی، د 2007 او د 2008 سوال دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہ حسین خان: راغلو، دا 2011 دا دے اوس شروع کیری، ہغے کبنے راغلو نو درے کالہ بہ بیا انتظار کوؤ ورتہ؟

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، دا Comparative statement دوئی غواری، دا تاسو سرہ-----

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مونر جی، بالکل دیپارٹمنٹ تہ بہ زہ اووایم، ہغہ لسٹ چہ دے ہغہ بہ دوئی تہ Provide کری خودا دی او کیو چہ دی دا پہ تیندر کبنے نہ راخی، لکہ ہغہ مختلف شیڈول ریٹس چہ وی، ہغہ نہ راخی پہ ہغے کبنے، بہر حال ہغہ چہ کوم Comparative statement دوئی غواری، ہغہ بہ مونر دوئی تہ ور کرو۔

جناب سپیکر: ہغہ تاسو معزز رکن تہ Provide کری۔ جی، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، دا سوال تاسو ریفر کری کمیٹی تہ کنہ جی۔

جناب سپیکر: تاسو کمیٹی تہ لیبرل غواری؟

جناب شاہ حسین خان: او جی، او۔ دا کمیٹی جوہے دغہ د پارہ دی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye'. and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applauses)

Mr. Speaker: Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Question No. 603. Not present. Ji Abdul Akbar Khan, Question No?

جناب عبدالاکبر خان: سوال نمبر 631 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 631 _ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں پی ای ٹی آسامیوں پر کام کرنے والے اساتذہ کیلئے ترقی کا طریقہ کار موجود تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے محکماتہ ترقیوں کا سلسلہ ختم کر کے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکماتہ ترقیوں کا سلسلہ ختم کرنا غیر منصفانہ ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت متاثرہ ملازمین کے مفاد میں سابقہ طریقہ کار برائے محکماتہ ترقی جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، اس حد تک درست ہے کہ نوٹیفیکیشن نمبر SO(S)6-2/98/Services Rules مورخہ 15/01/99 کی رو سے ڈی پی ای کی 60% آسامیاں ان حاضر سروس اساتذہ (پی ٹی سی / سی ٹی / ڈی ایم / پی ای ٹی / اے ٹی وغیرہ) اور فزیکل سپروائزر کی ترقی کیلئے مختص تھیں جو مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے حامل ہوں اور ترقی ایئر وائز / نیچ وائز میرٹ کی بنیاد پر ہوتی تھی۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے، ڈی پی ای کی 60% آسامیاں صرف ایک کیڈر کیلئے مختص نہیں تھیں جبکہ قواعد کی رو سے ترقی صرف اپنے کیڈر میں ممکن ہے، لہذا اس سقم کو ختم کرنے کیلئے سروسز رولز میں تبدیلی کی گئی۔

(ج) اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا نے ڈی پی ای کی آسامی کو B-16 سے اپ گریڈ کر کے B-17 کر دیا ہے اور اس پر بھرتی پبلک سروس کمیشن صوبہ خیبر پختونخوا کی سفارش سے کی جاتی ہے، حاضر سروس اساتذہ قواعد و ضوابط کے مطابق ڈی پی ای کی آسامی پر بھرتی کیلئے پبلک سروس کمیشن صوبہ خیبر پختونخوا کو بطور امیدوار پیش ہو سکتے ہیں اور میرٹ پر آنے کی صورت میں ان کی تفرری ہو سکتی ہے۔

(د) موجودہ سٹرکچر میں پی ای ٹی سے ڈی پی ای کی پوسٹ پر ترقی کا طریقہ کار موجود نہیں لیکن وہ پی ای ٹی جو پبلک سروس کمیشن صوبہ خیبر پختونخوا کو ابتدائی بھرتی کیلئے پیش ہوتے ہیں، کو تجربہ کے اضافی نمبر ملتے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر سر، یہ میرا Simple سا کوئسٹن تھا اور انہوں نے، آپ اس کے جواب میں دیکھیں، جز (ب) کے جواب میں کہ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے محکمہ ترقیوں کا سلسلہ ختم کر کے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا؟"، جی ہاں، یہ درست ہے۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ ڈی پی ای کی ساٹھ فیصد آسامیاں صرف ایک کیڈر کیلئے مختص نہیں تھیں جبکہ قواعد کی رو سے ترقی صرف اپنے کیڈر میں ممکن ہے، لہذا اس سقم کو ختم کرنے کیلئے سروس رولز میں تبدیلی کی گئی "جناب سپیکر، یہ ڈیپارٹمنٹ خود ایڈمٹ کرتا ہے کہ اس میں سقم تھا، مطلب ہے کہ کیڈر کیلئے پروموشن کی بجائے تین چار اور کیڈرز بھی اس میں پروموٹ ہوتے تھے تو اس سقم کو ختم کرنے کی بجائے اس ساری چیز کو ختم کر دیا۔ اب جناب سپیکر، یہ کیڈر جو ہے نا، اس کی ترقی زندگی بھر نہیں ہو سکے گی، صرف اس وجہ سے کہ محکمہ نے پہلے تین چار کیڈرز کو ملا کے ساٹھ فیصد اگر ان کی نئی پروموشنز ہوتی تھیں تو ساٹھ فیصد ان سے لئے جاتے تھے، پروموٹ ہو کے اور چالیس فیصد نئے بھرتی کئے جاتے تھے۔ اب جناب سپیکر، یہ اگر ایک کیڈر میں کرتے ہیں تو بس صرف ایک ہی بات ہے کہ باقی کیڈر ختم کر دیں، اب اس ایک سقم کو ختم کرنے کیلئے ساری پروموشنز ہی کو ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جدون صاحب! عنایت اللہ جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! اس میں میرا ایک ضمنی کوئسٹن ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال، سپلیمنٹری سوال بولیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سپلیمنٹری بول رہا ہوں سر، کہ Already جو پبلک سروس کمیشن ہے، وہ Already بہت زیادہ Stretch out ہوا ہے، وہ پورا نہیں کر پار ہا اور پھر اگر یہ اس طرح سے، اس طریقہ کار سے کر رہے ہیں تو اس سے کیا جو اساتذہ دس دس، بیس بیس سال پڑھا چکے ہیں تو وہ بھی پھر بیٹھیں رہیں گے اس لائن میں؟

Mr. Speaker: Honourable Minister for Education please, Sardar Babak Sahib.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، مہربانی۔ دا د پی ای تھی تیچرز کیڈر د پروموشن چہ کومہ خبرہ دہ، زما یقین دے عبد الاکبر خان صاحب خود دے نہ خبر ہم دے چہ دا ہم زمونہ د حکومت کریڈٹ دے چہ مونہ Within days, not within انشاء اللہ کوم سروس سٹیٹ کچر انائنس کرے دے، انشاء اللہ

weeks لاء ڊيپارٽمنٽ ته مونڙو د Vetting د پارہ ليبرلے دے۔ په هغه کبنے دا ده چه دا زمونڙو پي اي تي ٽيچرز دي يا سي تي ٽيچرز دي يا پي ايس تي ٽيچرز دي يا کوم ڊسٽرڪٽ کيڊر ٽيچرز چه زمونڙو دي، دا د دوئي خبره بالکل بجا ده چه تر اوسه پورے د پروموشن دا لارے بالکل بندے وے، دا زمونڙو د حکومت کريڊٽ دے چه د سروس سٽرڪچر د راتلو سره به انشاء الله دا څومره کيڊرز چه دي، د هغوي پروموشن چه دے، هغه لارے به کهلاؤ شي او زه دا کنٽرول چه تر اوسه پورے په تير وختونو کبنے د دے خلقو حق تلفي شوء ده او زه دا ستاسو په انفارميشن کبنے راوستل غوارمه چه دا زمونڙو د حکومت کريڊٽ دے چه دا کوم سٽرڪچر مونڙو اناؤنس ڪرو نو هغه د پروموشن لارے کهلاؤ شوء او هغه خلقو ته انصاف ملاؤ شو، هغه خلقو ته خپل حق ملاؤ شو نو دا انشاء الله Within days هغه چه مونڙو اناؤنس ڪرو، هغه چه مونڙو Notify ڪرو، دا مسئله به د هغوي حل شي انشاء الله۔

جناب عبدالاکبر خان: ٺھيڪ ھے جي، ميں Withdraw ڪرتا ھوں۔

جناب سپيڪر: ملڪ قاسم خان ٺھڪ صاحب، سوال نمبر؟

حافظ اختر علي: جناب سپيڪر۔

جناب سپيڪر: حافظ اختر علي صاحب

حافظ اختر علي: جناب سپيڪر، زه په ديکبنے ضمنی سوال کول غوارم۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: او ڪري جي، خو موؤر نشته نو۔

حافظ اختر علي: جناب سپيڪر صاحب، ستاسو ڊيره شڪريه۔ منسٽر صاحب د دا يوه خبره مونڙو ته واضح ڪري جي، په دے جز نمبر (ج) کبنے هغوي ٽپوس ڪرے دے چه ضلع وائز او حلقه وائز مونڙو ته د د دے سکولونو دا ترتيب او تفصيل لڙ او بنايئ نو دا مردان کبنے جي، ٽولے حلقے ئے راغستے دي، د پي ايف 23 نه شروع شوء ده او تر پي ايف 30 پورے نو د منسٽر صاحب خدمت کبنے درخواست دا دے چه پي ايف 23 کبنے باره جي جي پي ايس او پي ايف 28 کبنے يو هم نشته او پي ايف 23 کبنے جي جي پي ايس اٽهاره دي او بيا چه کوم

دے، پی ایف 18 کبنے یو ہم نشته نو کہ لږ مونږ ته دا وضاحت اوکری چه دا ولے؟

جناب سپیکر: جی محمد علی خان۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب، د دے جواب په تفصیل کبنے ما اوکتل نو د چار سدے په ټولو حلقو کبنے جی جی پی ایس او جی پی ایس شته، په پی ایف 21 او 22 کبنے شته او ورکړے ئے دی خو 21 او 22 کبنے خو، زه خپله 22 کبنے یم او پرائمری سکول ئے راکړے نه دے او بیا اپ گریډیشن کبنے ئے سکول راکړے دے، Primary to Middle، تهیک ده جی، بیا دوئی وائی چه Up gradation from Middle to High هغه کبنے دغه نشته۔ دا چه دوئی په ریکارډ بنائے دا غلط دی، اپ گریډیشن ئے صرف یو راکړے دے Primary to Middle او Middle نشته نو سپیکر صاحب، چه اټهاره سکولونه پی ایف 22 او 23 دغه دی او هلته اټھائیس سکولونه ملاؤ شوے دی او دلته مونږ ته دا یو سکول دغه شوے دے نو دا خو ډیر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Education, Sardar Babak Sahib.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا په ټوله صوبه کبنے د هائی، مډل، نمبرز دوئی غوښتی دی، ممبرانو صاحبانو او مونږ پوره پوره جواب ورکړے دے، بیا هم څنگه چه حافظ صاحب خبره اوکړه چه د هغوی په حلقه کبنے او د هغوی په تعداد باندے اعتراض دے چه هغوی ته تعداد نه دے ورکړے شوے، بهر حال دیکبنے خو زما یقین دا دے چه د ټولو اضلاع لسټ چه دے هغه نتهی دے، مردان که تاسو اوگورئ، دا۔۔۔۔۔

(شور)

حافظ اختر علی: دے (ج) کبنے چه دا کوم تفصیل ورکړے شوے دے کنه جی، تفصیل ټول موجود دے، تفصیل باندے اعتراض نشته خو مونږ وایو چه پی ایف 23 کبنے باره سکولونه دی او پی ایف 28 کبنے ئے یو هم نه دے ورکړے او بیا په جی جی پی ایس کبنے هلته کبنے اټهاره دی او بیا په پی ایف 28 کبنے یو مونږ ته، نو مونږ وایو چه دا ظلم نه دے، لکه زیاتے دے کنه؟

Mr. Speaker: Ji, Education Minister Sahib, please.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے دہ، تاسو او گوری پخپلہ، زمونر پہ Annual Development Plan کبنے یا پروگرام کبنے ہر کال چہ زمونر Establishment of Primary Schools وی یا اپ گریڈیشن وی Primary to Middle, Middle to High, High to Higher Secondary Irrespective of political، د ہغے تقسیم خو ٲول برابر دے، affiliation دے، ہغہ داسے ٲہ خبرہ نشتنہ۔ وزیر اعلیٰ صاحب خو زما یقین دا دے چہ د صوبے پہ تاریخ کبنے، زمونر وزیر اعلیٰ صاحب چہ دے ہغہ دا Nepotism یا دا فرق نہ دے کپے چہ دا د Ruling Benches سرہ تعلق لری او کہ دا د Opposition Benches سرہ، ہغہ تقسیم خو بالکل بجا دے، بیا ہم کہ حافظ صاحب داسے محسوسوی چہ د ہغوی پہ حلقہ کبنے داسے ٲائے وی چہ ہلتہ د سکول ضرورت وی، زہ بہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ خصوصی ریکویسٹ کومہ او انشاء اللہ د حافظ صاحب چہ کوم سکول وی نو انشاء اللہ مونر بہ ئے ورتہ کوؤ۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! کلہ چہ مونر مخکبنے ممبران وو نو ہمیشہ د پارہ بہ دا پکبنے فکس کیدل چہ دومرہ ایم پی ایز تہ، یو دسترکت تہ لس سکولونہ بہ ملاویری نو ہغہ بیا د ٲیدکت چیئرمین بہ کبنیناستو، ممبران بہ کبنیناستل او ہغوی بہ خپلو کبنے Divide کرل۔ دا زمونر د ایم ایم اے حکومت چہ راغلو نو دوئ یو نوے Criteria جوہہ کرہ چہ ہغہ Umbrella schemes ئے جوہہ کرل نو امبریلہ سکیمونہ دا وو چہ د چیف منسٹر پہ خوبنہ باندے بہ ہر چا تہ ملاویدل نو پہ دے وجہ باندے دا ٲہ Miscalculation شوے دے پہ دے وجہ شوے دے چہ ہم د دوئ پہ ٲائم کبنے چہ کوم شوی وو کنہ نو ہغہ حساب سرہ اوس ہم داسے جوہہ شول نو بیا ہغے کبنے چرتہ یو سکول نیم کہ چا تہ کم اور سیری پہ دیکبنے Otherwise willfully ہیچا ہم ٲہ نہ دی کپری۔

جناب سپیکر: وائی چہ دا بنیاد ئے ہم تاسو ایبنودلے وو نو دوئی ہم پرے یو خو خبنتے کیبنودلے (تہنہ) احمدخان بہادر صاحب! احمدخان بہادر صاحب، کہ خہ کمے وی پکبنے نو وائی، بابک صاحب وائی چہ زہ بہ ئے پورہ کرم۔ احمدخان بہادر صاحب، موجود نہیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: تاسو وائی چہ کہ د چا، ہغہ خودرتہ اووئیل چہ کہ د چا خہ کمے وی نوزہ بہ ئے پورہ کرمہ، ہغہ خو فلور آف دی ہاؤس باندے اووئیل۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: پہ ہغے کبنے ئے صرف حافظ صاحب یاد کرو کنہ، زما 22 ئے یاد نہ کرو کنہ جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! دے د پکبنے ہم یاد کرے دے او کہ یواخے د حافظ صاحب یاد کرو؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: داسے دہ جی سپیکر صاحب، ما خو چارسدہ، چارسدہ خو د تپولو نہ مخکبنے دہ، انشاء اللہ چارسدہ کبنے بہ مونر کوشش کوؤ، انشاء اللہ چہ خومرہ زیات کیدے شی نو مونر بہ ئے کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you. Again Ahmad Khan Bahader Sahib, not present. Shah Hussain Khan, Question No. 659.

* 659 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2009 میں ضلع بگرام میں سکولوں کیلئے مختلف اشیاء کی خریداری کیلئے ٹینڈرز طلب کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں مخصوص فرموں کو دعوت دی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع بگرام کیلئے جن اخبارات میں ٹینڈر دیا گیا تھا، ان اخبارات کے تراشے اور ٹینڈر کھولنے کی تاریخ بتائی جائے؛

(ii) کتنی فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا، ان کے نام اور مکمل پتہ تفصیل کے ساتھ فراہم کیا جائے؛

- (iii) جن اشیاء کی خریدار کیلئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے، ان کے نام اور ریٹس کی تفصیل، نیز ریٹس بڑھانے کی وجوہات بتائیں جس سے حکومت کو نقصان ہوا ہے؛
- (iv) ٹینڈر کھولتے وقت جن ٹھیکیداروں نے حاضری شیٹ پر دستخط کئے تھے ان کے نام، فرم کا نام، بعد حاضری شیٹ کی نقل اور اس وقت موجود ٹھیکیداروں اور ان کی فرموں کے نام بتائے جائیں؛
- (v) مذکورہ ٹینڈر کیلئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، ان کے نام عمدہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟
- جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔
- (ب) جی نہیں۔

(ج) (i) ٹینڈر کھولنے کی تاریخ 18-04-2009 تھی، جن اخبارات میں ٹینڈر دیا گیا تھا ان کے تراشے اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(ii) کل سات فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا۔

(1) یونیورسل ٹریڈرز بی ٹو، پی آر سی مارکیٹ ملاکنڈ روڈ مردان۔

(2) منیر اینڈ کو، سرانجام خان مارکیٹ، بغدادہ مردان۔

(3) پاکستان ٹریڈرز، کینٹ پلازہ مال روڈ مردان۔

(4) دارالفنون، گجو خان روڈ مردان۔

(5) فائن ٹریڈرز بی سکس فرسٹ فلور ریٹ ٹاور نزد یوسف آباد لہ زاک روڈ پشاور۔

(6) کائنات ٹریڈرز سیلر مارکیٹ زیدہ صوابی۔

(7) ایم آئی کے کنسٹرکشن کمپنی، سرانے نورنگ ضلع کئی مروت۔

(iii) ٹینڈر مندرجہ ذیل اشیاء کیلئے طلب کئے گئے تھے۔

(1) جیوٹ ٹاٹ۔

(2) سٹیشنری۔

(3) متفرق اشیاء۔

(4) سپورٹس۔

(5) سامنس۔

(6) الیکٹریکل سامان۔

- سلسلہ نمبر 1 اور 6 کے علاوہ باقی اشیاء کی خریداری نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی ریٹس میں زیادتی کی گئی ہے جس کی وجہ سے حکومت کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ہے۔
- (iv) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔
- (v) کمیٹی کے عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں:
- (1) جناب مسرت خان ڈی سی او چیئرمین ڈی پی سی بنگرام۔
 - (2) محمد سعید ای ڈی او (ای اینڈ ایس ای) بنگرام ممبر۔
 - (3) سعید الرحمان ای ڈی او (ایف اینڈ پی) بنگرام ممبر۔
 - (4) محمد اقبال ڈی او (ای اینڈ ایس ای) بنگرام ممبر۔
 - (5) ضیاء الرحمان ڈی پی او (ایف اینڈ پی) بنگرام ممبر۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب شاہ حسین خان: مطمئن یمہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ دا مفتی صاحب د مخکبے نہ فتویٰ ور کرہ نو خکھ؟ پرویز احمد خان صاحب سوال نمبر جی؟ لبرزرز رہ ئے کوؤ دا کوئسچنز آور پہ ختمیدو دے جی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، سوال نمبر دے 667۔

جناب سپیکر: جی۔

- * 667 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ کے اکثر سکولز میں زیادہ تر پوسٹیں خالی ہیں جس پر اساتذہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سکولز بند ہیں;
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع نوشہرہ کے دفتر میں افسران کے مابین تعلقات درست نہ ہونے کی وجہ سے دفتر کے حالات زیادہ خراب ہیں;
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ ڈیڑھ سال پہلے خواتین اساتذہ کی بھرتی کیلئے انٹرویو ہوئے تھے، اب دوبارہ چھ ماہ بعد امتحان، انٹرویو ہوئے ہیں کیونکہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہے، اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹیشن آفیسر نے بھی اس کو نوٹس دیا ہے;
- (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (i) حکومت ضلع نوشہرہ میں بالخصوص پی ایف 16 کے سکولز میں خالی پوسٹوں پر جلد اساتذہ کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛
- (ii) آیا حکومت ضلع نوشہرہ ایجوکیشن کے دفتر میں افسران کے مابین تعلقات خراب ہونے کی انکوائری کرنے کو تیار ہے جس کی وجہ سے تمام دفتر کی حالت از حد خراب ہے؟
- جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں، ضلع نوشہرہ کے چند سکولوں میں مختلف آسامیاں خالی ہیں لیکن اس وجہ سے کوئی بھی سکول بند نہیں، ضلع نوشہرہ کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| صنف | PST | TT | AT | CT | DM | PET | کل |
|--------|-----|----|----|----|----|-----|----|
| مردانہ | 0 | 04 | 0 | 02 | 01 | 02 | 09 |
| زنانہ | 14 | 17 | 09 | 11 | 02 | 01 | 54 |
| کل | 14 | 21 | 09 | 13 | 03 | 03 | 63 |

- (ب) جی نہیں، ضلع نوشہرہ کے دفتر میں افسران کے مابین تعلقات درست ہیں۔
- (ج) مختلف خالی آسامیوں پر تعیناتی کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔
- (د) (i) جیسا کہ مذکورہ بالا جز (ج) کے جواب میں پہلے ہی وضاحت کی گئی ہے کہ مختلف آسامیوں پر تعیناتی کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔
- (ii) چونکہ مذکورہ جز (ب) کا جواب نفی میں ہے، لہذا کسی انکوائری کی ضرورت نہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب پرویز احمد خان: زہ خو کمیٹی تہ نہ تلل غوارم خود بابک صاحب نہ صرف دا Clarification غوارم چہ دوئی دا ای ڈی او ما سرہ کیبننوی، دوئی وائی چہ سکولونہ زما پہ حلقہ کینے خالی نہ دی نو یو مہل سکول نندرک خالی دے چہ بالکل دا د دوہ، درے کالو، نہ نہ ہلتہ ستہو تیانے شتہ او نہ اساتذہ، کہ د ہغوی پہ کاغذونو کینے خہ وی، ہغہ زہ نشم وئیلے خو سکول بند دے، کلاس فور پرے باقاعدہ تنخواہ اخلی۔ بل طرف تہ جی، پرائمری گرلز سکول عزیز آباد چہ ہغہ مکمل طور سرہ د دوہ کالو نہ بند پروت دے نو زما صرف دا گزارش دے چہ ای

پی او تہ د دوئی حکم ور کپی او ما سرہ د کیبنی چہ یرہ زما دا مسئلہ د دوؤ کالوراسے روانہ دہ، زہ ستاسو نو تیس کبنے بار بار راولم چہ دا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Janab Sardar Babak Sahib, honourable Minister for Education, Sardar Babak Sahib.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔ دا پرویز خان چہ د کومو دوؤ سکولونو نومونہ واغستل، دا ما خان سرہ نوٹ کرل، انشاء اللہ د اسمبلی د سیشن نہ پس بہ زہ ای پی او صاحب تہ اووایم او فوری توگہ باندمے د ہغے سکولونو د بندیدو خہ وجہ دہ، چہ ہغہ ہم مونہ تہ اووائی، زہ بہ ورتہ دا ڈائریکٹیز ور کریم انشاء اللہ چہ دا سکولونہ زرت زرہ کھلاؤ شی۔

جناب سپیکر: د سیشن نہ بعد، د سیشن نہ بعد، د نن Sitting نہ بعد کبنی جی تاسو۔ شازیہ طہماس بی بی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): لہو ورسرہ کیبنہ خیر دے۔

(تمتہ)

جناب سپیکر: شازیہ طہماس بی بی موجود نہیں ہے ہیں۔ یا سمین ضیاء صاحبہ، یا سمین ضیاء صاحبہ، سوال نمبر 749۔

* 749 _ محترمہ یا سمین ضیاء: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کمی مروت میں 2008-09 میں مردانہ و زنانہ پی ٹی سی، قاری، قاریہ، اے ٹی اور ٹی ٹی کی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پی ٹی سی اساتذہ (مردانہ و زنانہ) کی بھرتی یونین کو نسل وائز ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) تمام بھرتی شدہ اساتذہ (مردانہ و زنانہ) کی تعلیمی قابلیت، نام، پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن یونین کونسلز میں پی ٹی سی اساتذہ کی تقرریاں ہوئی ہیں، وہ پوسٹیں کب اور کیسے خالی ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے، ضلع کمی مروت میں قاریہ کے علاوہ پی ٹی سی (مردانہ و زنانہ) و قاری (مردانہ)، اے ٹی (مردانہ و زنانہ) اور ٹی ٹی (مردانہ و زنانہ) کی بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) (i) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ii) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: سپیلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

محترمہ یاسمین ضیاء: نہ جی، نہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Again Yasmin Zia Sahiba, Question No. 754.

* 754 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2007 تا 2009 "تعلیم سب کیلئے" کے تحت استانیاں بھرتی ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جو استانیاں بھرتی ہوئی ہیں، ان کی تنخواہوں کے مصدقہ ریکارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) 2007 تا 2009 "خواندگی سب کیلئے" پراجیکٹ کے تحت بھرتی شدہ اساتذہ کی تنخواہوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | سال | استانیوں کی تعداد | فی استانی ماہوار تنخواہ | کل ادائیگی |
|-----------|------|-------------------|-------------------------|------------|
| 1 | 2007 | 10420 | 2000 | 83.36 |
| 2 | 2008 | 9407 | 2000 | 75.256 |
| 3 | 2009 | 5088 | 2500 | 45.25 |
| | ٹوٹل | 24915 | | 203.866 |

جناب سپیکر: سپیلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

محترمہ یاسمین ضیاء: نہ جی، نہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ مہر سلطانہ بی بی، مہر سلطانہ بی بی۔

محترمہ مہر سلطانہ: جناب سپیکر، یہ کونسی نمبر 755۔

جناب سپیکر: جی۔

* 755 _ محترمہ مہر سلطانہ: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع لغزہ بانڈہ تحصیل تخت نصرتی ضلع کرک میں عرصہ دراز سے گرلز پرائمری سکول قائم ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کے نزدیک کوئی مڈل، ہائی گرلز سکول نہیں ہے اور طالبات دور لڑکوں کے سکول میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سکول کب سے قائم ہے؛

(ii) پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے کا طریقہ کار کیا ہے اور کتنے سال بعد اپ گریڈ کئے جاتے ہیں؛

(iii) آیا حکومت گرلز پرائمری سکول لغزہ بانڈہ کو ترجیحی بنیادوں پر مڈل کا درجہ دینے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ علاقے کی طالبات اپنی تعلیم مکمل کر سکیں اور لڑکوں کے سکولز میں پڑھنے سے چھٹکارا حاصل کر سکیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) (i) سکول ہذا سال 1962 میں قائم ہوا۔

(ii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ جس پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا جاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ اس سکول میں اضافی تعمیر کیلئے جگہ موجود ہو اور اس سکول کے جماعت چہارم یا جماعت پنجم میں طلباء و طالبات کی تعداد بشمول اس سکول کے فیڈرل پرائمری سکولوں میں جماعت چہارم یا جماعت پنجم میں طلباء و طالبات کی تعداد پچیس اور بیسنتیس سے کم نہ ہو اور پرائمری سکول کے قرب و جوار میں کوئی ہائی مڈل سکول موجود نہ ہو، اپ گریڈیشن کیلئے وقت کا تعین ضروری نہیں۔

(iii) جی ہاں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ مہر سلطانہ: یس سر۔ سر، بس میں اس لئے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ (ج) کے آخری حصے میں انہوں نے کہا ہے کہ پرائمری سکول لغزہ بانڈہ کو ترجیحی بنیادوں پر مڈل کا درجہ دینے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ علاقے کی طالبات اپنی تعلیم مکمل کر سکیں اور لڑکوں کے سکولز میں پڑھنے سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ سر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کب تک اس پر عمل ہوگا؟ دو سال سے یہ کونسیں میں نے کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، خنگہ چہ ما مخکینے ذکر او کرو، زمونر دا اپ گریڈیشن خود لته مخصوص نمبر وی، بھر حال انشاء اللہ دا زہ خان سرہ نوبت کومہ، دا مونرہ پہ Priority basis باندے پہ دے وجہ او کرو، زہ بہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ ہم ریکویسٹ او کریم، لکہ خنگہ زمونر آنریبل ممبر صاحبے خبرہ کرے دہ نو انشاء اللہ دا بہ مونرہ پہ Priority basis باندے، دا سکول پہ راروان دغہ کینے بہ دا مونرہ اپ گریڈ کرو۔ دا زہ خان سرہ نوبت کوم انشاء اللہ۔

ملک قاسم خان خنگ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان خنگ صاحب! ستاسو چہ خپل سوال وی نو تاسو ہغہ وخت کینے نہ ئے دلتہ۔

ملک قاسم خان خنگ: یرہ جی خوزہ لڑ لیت شوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی دیکینے سپلیمنٹری سوال خہ دے جی؟

ملک قاسم خان خنگ: زمونر سر دا ریکویسٹ دے چہ دا اوس چہ سپیشل، دا امبریلا پروگرام کینے زما حلقہ کینے، زہ یو دغہ حلقے سرہ تعلق ساتم، آیا دا سکولونہ ئے چہ ورکول، دا زمونر ڈائریکٹیو کینے خو نشتنہ، یو سکول نہ دے شوے، بیبا صاحب خہ رنگ دا یقین دہانی ورکوی چہ دا بہ زمونر حلقہ کینے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زما خیال دا دے چہ ملک صاحب تہ شاید دا علم نہ وی، 2010-11 زمونر چہ کوم Annual Development Programme دے، د بدقسمتی نہ ہغہ لا تراوسہ پورے فریز دے۔ دے دہم دعا کوی او مونرہ بہ ہم دعا کوؤ، انشاء اللہ چہ خنگہ کھلاؤ شی کہ خیر وی نو بیبا بہ پکینے دوی خپلہ حصہ دوی تہ ملاویری، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اوس مو دغہ او کرو چہ دا وخت لڑ دے۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زہ بہ ریکویسٹ اوکرو، مونر تہ ڊیره صحیح پتہ دہ، ڊائریکٹیو اوشی، سکولونہ تقسیم دی، دا خکہ مونر کونسچن اوکرو چہ زمونر حلقہ بالکل ڊیره پسماندہ دہ او یو سکول پکبنے نشته، د دے نہ مخکبنے۔۔۔۔۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب اووئیل۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: چہ دا ڊائریکٹیو ئے اووئیل نو دا خو قدرتی فریز شوے دے جی، دا فریز شوے دے، مونر سرہ Discrimination دے جی، بالکل چہ زمونر یعنی یو ممبر تہ ہم د پرائمری، مڈل او دا یو سکول د دے خل اے ڊی پی کبنے ملاؤ نہ وو، دا فریز خو وروستو شو جی، ڊائریکٹیو Already جاری دہ پہ دیکبنے، نو د منسٹر صاحب نہ زمونر دا سوال دے چہ آیا دا کہ چرے دا اے ڊی پی مثلاً فریز دہ، کہ هغه کهلاؤ شوہ، بیا بہ زمونر پہ دیکبنے حصہ وی؟ جناب سپیکر: منسٹر صاحب، منسٹر ایجوکیشن پلیئر۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زمونر پہ صوبہ کبنے خلیرویشٹ ضلعے دی، اگر چہ خومرہ کانستی تیونسیز دی، سپیکر صاحب ما د هغه ذکر اوکرو، (مداخلت) اوس خو پینخویشٹ شوے، ماشاء اللہ تورغر ہم پکبنے ضلع شوہ، داسے دہ چہ ما خو مخکبنے ہم ذکر اوکرو، زما یقین دا دے چہ هرہ هفته کبنے زمونر سرہ د وزیر اعلیٰ صاحب ملاویری نو زہ چہ کلہ خم نو ملک صاحب بہ ہم د وزیر اعلیٰ سرہ ناست وی نوانشاء اللہ زہ بہ ورتہ خصوصی سفارش کومہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوردے خوردے خبرے کوی ورسرہ۔ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: خوردے خوردے خبرے کوی، کارونہ پرے ہم کوی جی، کارونہ ہم ورلہ کوی وزیر اعلیٰ صاحب۔

جناب سپیکر: دا کوشش اوکری، سبا د کینت میتنگ دے کہ دا فریز اخوا کری، بشیر خان! دا خو توله صوبہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شوہ، صحیح شوہ۔

جناب سپیکر: بنہ جی، دا Annual Development Plan نہ کہ دا فریز اخواشی چہ
تولہ صوبہ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دیکھنے خو پرا بلم دا دے، تاسو تہ علم دے
چہ ہغہ فلڈ راغلے دے او مونبر تہ د بھر نہ پیسے، ہغہ چہ کوم باقی ڈونرز دی،
ہغوی دا وائی چہ تاسو خپلے پیسے ہم خہ اولگوئی، پہ دے وجہ فریز شوی دی
او چہ کلہ مونبر تہ د بھر نہ پیسے راغلے یا خدائے د او کری چہ زمونبر دا د فلڈ
کوم ورونرہ دی، ہغوی پہ خائے کرو نو انشاء اللہ بیا بہ Defreeze کرو دا
پیسے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اصل کنبے کال پہ ختمیدو دے کہ خہ لبر ڈیر کیدے شی
چہ ہغہ او شی جی۔ نرگس ثمین بی بی! سوال نمبر 758۔

* 758 _ محترمہ نرگس ثمین: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 کے سیریل نمبر 45 فیو 2 کے
حوالے سے ایک پروگرام سیکنڈری سکول کی طالبات کیلئے ہر سال وظیفہ Provision of stipends کی
منظوری دے چکی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ اس پروگرام کیلئے سٹڈنٹس سٹڈی کروڈروپے مختص کئے گئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) Stipend دینے کیلئے کیا طریقہ کار اور Criteria وضع کیا گیا ہے;

(ii) یہ فنڈس کی منظوری سے دیا جاتا ہے;

(iii) اس کو شفاف بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں;

(iv) اب تک کتنی رقم طالبات میں تقسیم کی گئی ہے، اس کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے نیز سیکنڈری

سکولوں میں اس کی وجہ سے بچیوں کی تعداد میں کتنے فی صد کا اضافہ ہوا ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ

ترقیاتی پروگرام 2008-09 کے تحت سیکنڈری سکولوں کی طالبات (جماعت ششم تا دہم) کیلئے دو سو روپے

ماہوار کے حساب سے سالانہ وظیفہ کی منظوری دی جا چکی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مالی سال 2008-09 کے دوران اس پروگرام کیلئے سڑ سٹھ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) (i) یہ وظیفہ جماعت ششم سے لیکر جماعت دہم تک کی ان طالبات کو دیا جاتا ہے جن کی کلاس میں حاضری اسی فیصد سے کم نہ ہو۔ وظیفہ دینے کا طریقہ کاریہ ہے کہ محکمہ خزانہ محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی مشاورت سے سیکنڈری سکولوں میں داخل طالبات کی تعداد کی بنیاد پر ہر ضلع کو فنڈ جاری کرتا ہے، ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (ابتدائی و ثانوی تعلیم) ضلعی اکاؤنٹ دفاتر سے یہ فنڈ جاری کرتا ہے اور تین مہینے کے حساب سے چھ سو روپے بمع ڈاکخانہ کمیشن فی طالبہ کے ضلع ڈاکخانہ کو کراس چیک کے ذریعے ادا کرتا ہے اور انہیں ان طالبات کا فہرست بھی مہیا کرتا ہے جن کی اسی فیصد حاضریاں ہوں، متعلقہ ڈاکخانہ اس کے بعد یہ وظائف طالبات میں منی آرڈر کے ذریعے تقسیم کرتا ہے اور ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز (تعلیم) کو رسید مہیا کرتا ہے۔

(ii) اس فنڈ کی منظوری ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں پراونشل ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹی (پی ڈی ڈبلیو پی) دیتی ہے جس میں محکمہ خزانہ، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے سیکرٹریز بھی شامل ہوتے ہیں۔ ضلعی سطح پر اس کی منظوری متعلقہ ڈی سی او اور ناظم دیتے ہیں۔

(iii) وظیفہ کی ادائیگی کو شفاف بنانے کیلئے ڈاکخانہ کے ذریعے تقسیم کا طریقہ اپنایا گیا ہے۔

(iv) سارے صوبے میں طالبات کیلئے وظائف کے اجراء کا آغاز مالی سال 2008-09 سے ہو چکا ہے، چونکہ اس سال فنڈ کا اجراء تاخیر سے ہوا تھا (یعنی %50 فروری 2009 میں اور باقی ماندہ %50 جون 2009 میں) اور تقسیم مرحلہ وار چار قسطوں میں کرنی تھی اس لئے تقسیم میں ڈاکخانوں سے قدرے تاخیر ہو گئی ہے۔ تاخیر کی ایک اور وجہ ملاکنڈ ڈویژن میں فوجی آپریشن بھی تھا، البتہ محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی طرف سے ڈاکخانہ جات کو یہ فنڈ ضروری کارروائی کے بعد ادا کیا گیا تھا، تاہم دو لاکھ ستاون ہزار چار سو تیرہ طالبات وظائف کی تین اقساط کی تقسیم بذریعہ ڈاکخانہ جات مکمل ہو چکی ہے اور باقی ماندہ ایک قسط کی تقسیم کی تکمیل جلد متوقع ہے۔ جہاں تک اس وظیفے کی وجہ سے طالبات کی تعداد میں اضافے کا تعلق ہے چونکہ وظائف کا آغاز 2008-09 سے ہو چکا ہے اس لئے فی الحال اس کے اثرات کا اندازہ اس سال نہیں لگایا جاسکتا۔ سال 2009-10 میں طالبات کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا اندازہ لگایا جائیگا، ان وظائف کے اثرات کا اندازہ ان سات پسماندہ اضلاع کی طالبات کی تعداد سے لگایا جاسکتا ہے جہاں یہ وظائف سال

2007-08 میں متعارف کرائے گئے تھے، (یعنی دیر بالا، بونیر، کوہستان، بگلرام، شانگلہ، ہنگو اور نانک)۔ ان اضلاع میں جماعت ششم سے دہم تک طالبات کی تعداد میں 2007-08 سے 2009-10 تک سالانہ اوسطاً 10.7 فی صد اضافہ ہوا ہے جو خوش آئند ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

محترمہ نرگس شمین: نہ جی، بس تفصیل سرہ ئے جواب راکرے دے، زہ ترے مطمئنہ یمہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بی بی۔ زبیدہ احسان بی بی، سوال نمبر 759۔

* 759 _ محترمہ زبیدہ احسان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ عمر آباد تحصیل تخت بھائی میں گرلز پرائمری سکول کی عمارت موجود نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سکول کیلئے کب تک عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کرائے کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔

(ب) حکومت مذکورہ سکول کیلئے جلد از جلد عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: خہ بل سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

محترمہ زبیدہ احسان: جی سپلیمنٹری خو نشتہ خو ما لہ د منسٹر صاحب تسلی راکری چہ دا سکول بہ خامخا کبری نو زہ بہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ خیر وی۔ وزیر صاحب! دے بی بی تہ تسلی۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل جی، ما خود اسمبلی د فورم نہ بھر ہم بی بی تہ دا تسلی ورکے دہ، انشاء اللہ مونر سرہ یو پراجیکٹ راروان دے، ما خان سرہ دا سکول لیکلے دے کہ خیر وی، انشاء اللہ دا ورتہ مونر جو پروؤ پہ راروان دغہ کبنے۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ، وزیر صاحب۔

محترمہ زبیدہ احسان: شکریہ۔

جناب سپیکر: Thank you very much۔ جی قلندر خان لودھی! خہ مسئلہ دہ؟
حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، آپ کی توجہ ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ کتنے اچھے طریقے سے اسمبلی چلا رہے ہیں اور اسمبلی کی ڈیکوریشن جو ہے، ڈیکورم ہے یا جو بھی اس کا Get up ہے، یہ کتنا اچھا ہے، صحن ہے، سب کچھ بہت اچھا ہے، جب ہم اسمبلی میں داخل ہوتے ہیں تو طبیعت خوش ہو جاتی ہے کہ بھی میں ایک اچھی جگہ پہ آیا ہوں۔ اسی طرح سے جناب سپیکر، ہمارا ہاسٹل جو کروڑوں کی بلڈنگ بنی ہوئی ہے، آپ بھی ہیں اور ڈپٹی سپیکر صاحب بھی ہیں، گورنمنٹ بھی ہے تو آپ ابھی جا کے دیکھ لیں کہ اس میں اتنی زیادہ گندگی ہے، نہ اس میں کوئی ہمارا سوپر ہے، نہ اس میں کوئی صفائی والا ہے، ہمارے گلے رکھ دیئے گئے تھے ای بلاک کے سامنے اور وہ بھی اٹھا دیئے گئے ہیں۔ صبح جب اٹھتا تھا تو ہمیں کوئی Greenery نظر آتی تھی، کچھ طبیعت خوشحال ہو جاتی تھی، وہ بھی پتہ نہیں کہ ہر چلے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، ڈپٹی سپیکر صاحب اور آپ کسی وقت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ میں اور ڈپٹی سپیکر صاحب اکٹھے۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: ابھی جا کر دیکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اکٹھے آئیں گے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی جناب سپیکر صاحب، اس طرح جیسے آپ کی اسمبلی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اور ڈپٹی سپیکر صاحب اکٹھے آئیں گے جی، ہم اکٹھے آئیں گے انشاء اللہ۔ ان معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس میں نے کہہ دیا کہ ہم اکٹھے آئیں گے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

603 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں سال 2003ء سے تاحال اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی شدہ اساتذہ میں اکثریت جعلی اسناد پر بھرتی ہوئے ہیں:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسناد کی تصدیق متعلقہ ادارے سے نہیں کرائی گئی ہے:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اساتذہ کے نام، ولدیت اور پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا حکومت ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔ اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ جب کبھی کسی قسم کی بھرتی ہوتی ہے تو ادارے کے سربراہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ متعلقہ اہلکار کی دستاویزات کو متعلقہ ادارے سے تصدیق کروانے کے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کے دفتر میں تنخواہ نکالنے کیلئے بل بھیجی جائیں، جب تصدیق نہیں ہوتی تنخواہ برآمد نہیں ہو سکتی۔

(ج) جی نہیں، تفصیل جز (ب) میں ملاحظہ فرمائیں۔

(د) اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن صوبہ خیبر پختونخوا کو جعلی اسناد پر بھرتی ہونے والے اساتذہ کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

642 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ کے ہر ضلع میں ہائر سیکنڈری، ہائی، مڈل اور پرائمری (مردانہ اور زنانہ) سکولز قائم کرنے کی منظوری دی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کرک میں بالعموم اور حلقہ پی ایف 41 میں بالخصوص اب بھی بہت سارے علاقے اور گاؤں ایسے ہیں جہاں پرائمری، ہائی، مڈل اور پرائمری (مردانہ اور زنانہ) سکولز کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں کل کتنے ہائر سیکنڈری، ہائی، مڈل اور پرائمری مردانہ / زنانہ سکولوں کی منظوری دی گئی ہے، نیز مذکورہ سکولوں پر کتنی لاگت آئے گی، ضلع وائز، حلقہ وائز، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حکومت حلقہ پی ایف 41 کرک میں ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے نئے سکولز مردانہ، زنانہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت

نے صوبہ کے ہر ضلع میں مالی سال 2009-10 میں نئے گورنمنٹ پرائمری سکولوں کی منظوری دی ہے، علاوہ ازیں پرائمری سکولوں کو مڈل کالج دینا اور مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دینے کی بھی منظوری

دی ہے لیکن ہائر سیکنڈری سکولوں کیلئے رواں مالی سال 2010-11 میں ایک پراجیکٹ رکھا گیا ہے جو کہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے حکومت خیبر پختونخوا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نئے تمام منصوبے جن پر ابھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی، ان کو فی الحال منسوخ کیا گیا ہے تاکہ ان فنڈز کو سیلاب کی مد میں خرچ کیا جائے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع کرک اور بالعموم پی ایف 41 میں بالخصوص اب بھی بہت سارے علاقے اور گاؤں ایسے ہیں جہاں پر ہائر سیکنڈری، ہائی، مڈل اور پرائمری مردانہ، زنانہ سکولوں کی اشدر ضرورت ہے۔

(ج) (i) صوبے میں ترقیاتی سال 2009-10 کے دوران ایک سو دس نئے پرائمری، ایک سو پچاس پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دینا اور ایک سو پچاس مڈل سکولوں سے ہائی سکولوں کا درجہ دینے کے منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے۔ (اضلاع وائر، حلقہ وائر تفصیل فراہم کی گئی)۔ جہاں تک ہائر سیکنڈری سکولوں کا تعلق ہے تو اس کیلئے 2009-10 کے اے ڈی پی میں کوئی منصوبہ شامل نہیں تھا تاہم 2010-11 کے اے ڈی پی میں ایک منصوبہ ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دینا شامل کیا گیا ہے۔

(ii) حکومت خیبر پختونخوا کی اولین ترجیح تعلیم ہے، اس ترجیح کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ضلع میں نئے سکول قائم کئے جائیں گے۔ حکومت بالخصوص ضلع کرک اور بالعموم پی ایف 41 میں نئے سکولز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

645 _ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن مردان میں گزشتہ دو سالوں کے دوران میٹرک، ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات میں طلباء اور طالبات نے شرکت کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کی مذکورہ امتحانات میں شریک طلباء کا تناسب کیا تھا؛

(ii) کتنے طلباء اور طالبات نے اے ون اور اے گریڈ حاصل کیا ہے؛

(iii) پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں کے کتنے کتنے طلباء اور طالبات نے اے ون اور اے گریڈ حاصل کیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) سال 2007 میں میٹرک کے امتحانات میں کل چالیس ہزار چالیس طلباء اور طالبات شریک ہوئے جن میں سے ساٹھ اعشاریہ اٹھ فیصد شرکاء سرکاری اور سولہ اعشاریہ ایک فیصد پرائیویٹ سکولوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ایف اے کے امتحانات میں کل پچیس ہزار اٹھ سو ساٹھ طلباء اور طالبات شریک ہوئے جس میں سے ستالیس اعشاریہ دو فیصد امیدواران سرکاری اور چار اعشاریہ اکتیس فیصد پرائیویٹ سکولوں سے تعلق رکھتے تھے، ایف ایس سی کے امتحانات میں کل تیرہ ہزار نو اسی طلباء اور طالبات شریک ہوئے جن میں سے پچپن اعشاریہ تراسی فیصد سرکاری سکولوں سے اور دو اعشاریہ بیاسی فیصد پرائیویٹ سکولوں سے تعلق رکھتے تھے۔ سال 2008 میں میٹرک کے امتحانات میں کل اٹھاسی ہزار چار سو چھپن طلباء اور طالبات شریک ہوئے جن میں سے سڑسٹھ اعشاریہ سات فیصد شرکاء سرکاری اور اٹھارہ اعشاریہ اکیس فیصد پرائیویٹ سکولوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ایف اے کے امتحانات میں کل چھبیس ہزار پانچ سو چھتیس طلباء اور طالبات شریک ہوئے جن میں سے چھیالیس فیصد امیدواران سرکاری اور تین اعشاریہ تریالیس فیصد پرائیویٹ سکولوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ایف ایس سی کے امتحانات میں کل چودہ ہزار چھ سو اکتھر طلباء اور طالبات شریک ہوئے جن میں سے انچاس اعشاریہ پچیس فیصد سرکاری سکولوں سے اور اتالیس اعشاریہ نو فیصد پرائیویٹ سکولوں سے تعلق رکھتے تھے۔

(ii) سال 2007 میں میٹرک میں کل پانچ سو انتیس طلباء اور طالبات نے اے ون گریڈ جب کہ دو ہزار تین سو چونتیس طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا ہے۔ ایف اے میں کل زیر و طلباء و طالبات نے گریڈ اے ون جب کہ تینتیس طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا۔ ایف ایس سی میں کل انتیس طلباء اور طالبات نے گریڈ اے ون جب کہ پانچ سو پچپن طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا۔ سال 2008 میٹرک کے امتحانات میں کل تیرہ سو اٹھ طلباء اور طالبات نے اے ون گریڈ جبکہ تین ہزار پانچ سو بانوے طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا۔ ایف اے میں کسی بھی امیدوار نے گریڈ اے ون جبکہ چودہ طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا ہے۔ ایف ایس سی میں کل سترہ طلباء اور طالبات نے گریڈ اے ون جبکہ تین سو اٹھاسی طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا، (تفصیل فراہم کی گئی)۔ سال 2007 میں میٹرک کے امتحان میں سرکاری سکولوں کے چھپن طلباء اور طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے چار سو تہتر طلباء اور طالبات نے اے ون گریڈ جبکہ سرکاری سکولوں کے اٹھ سو گیارہ طلباء اور طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے پندرہ سو تیس طلباء اور طالبات نے اے گریڈ حاصل کیا۔ ایف اے کے امتحان میں

سرکاری وغیر سرکاری سکولوں کے کسی بھی طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل نہیں کیا جبکہ سرکاری سکولوں کے پچیس طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے اٹھ طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ ایف ایس سی کے امتحان میں سرکاری سکولوں کے چار طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے پچیس طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ جبکہ سرکاری سکولوں کے ایک سو چوہتر طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے تین سو اکیاسی طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ سال 2008 میٹرک کے امتحانات میں سرکاری سکولوں کے ایک سو اٹھتر طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے گیارہ سو تیس طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ جبکہ سرکاری سکولوں کے سولہ سو سات طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے انیس سو پچاسی طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ ایف اے کے امتحان میں سرکاری وغیر سرکاری سکولوں کے کسی بھی طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل نہیں کیا جبکہ سرکاری سکولوں کے اٹھ طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے چھ طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ ایف ایس سی کے امتحان میں سرکاری سکولوں کے دو طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے پندرہ طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ جبکہ سرکاری سکولوں کے ایک سو ایک طلباء و طالبات اور پرائیویٹ سکولوں کے دو سو ستاسی طلباء و طالبات نے اے ون گریڈ حاصل کیا۔

657 _ جناب احمد خان بہادر: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008-09 میں پی ایف 24 مردان کے سکولوں کو ٹاٹ اور فرنیچر کی خریداری کیلئے فنڈ فراہم کیا گیا ہے;
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء و طالبات کو رول نمبر ایشو کرنے اور پیپر کی ری چیکنگ کیلئے ان سے فیس لی جاتی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) پی ایف 24 مردان کو فرنیچر، ٹاٹ کی مد میں کتنا فنڈ ملا ہے، یہ سامان کن سے کس طریقے سے خریدا گیا ہے اور اس کو کس طریقے سے تقسیم کیا گیا ہے، نیز ہر سکول کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے;
 (ii) پیپر ز کی ری چیکنگ اور رول نمبر ایشو کرنے کی فیس کس مد میں جمع کی جاتی ہے اور کس طرح خرچ ہوتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے کیونکہ طلباء و طالبات کو رول نمبر ایشو کرنے کی کوئی فیس نہیں لی جاتی البتہ ری چیکنگ کیلئے فیس لی جاتی ہے۔

(ج) (i) ضلع مردان کو سال 2008-09 میں فرنیچر، ٹاٹ کی مد میں فراہم شدہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

| مختص شدہ فنڈ برائے ضلع مردان | مختص شدہ فنڈ میں پی ایف چوبیس کا حصہ | مد | فرنیچر / ٹاٹ |
|------------------------------|--------------------------------------|-------------------|--------------|
| 17,67,693 روپے | 2,07,230 روپے | Special provision | فرنیچر |
| 38,01,074 روپے | 4,52,489 روپے | T.O.P | فرنیچر |
| 30,31,000 روپے | 3,78,875 روپے | Special provision | ٹاٹ |

ٹاٹ کی خریداری کیلئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے لیکن ڈسٹرکٹ پریچیز کمیٹی مردان نے Specification سے مطابقت نہ رکھنے پر مذکورہ ٹینڈر منسوخ کئے ہیں، لہذا ٹاٹ کی خریداری نہ ہو سکی اور ٹاٹ کیلئے مختص رقم مبلغ تیس لاکھ اکتیس ہزار روپے مالی سال 2008-09 کے اختتام پر مروجہ مالی ضابطے کے مطابق محکمہ خزانہ کو Surrender کر دیئے گئے۔ البتہ فرنیچر صوبائی حکومت کی منظور شدہ فرم پاک جرمین ووڈ ورکنگ سنٹر پشاور سے خریدا گیا ہے اور اس کو ضرورت کے مطابق تقسیم کیا گیا ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

(ii) ری چیکنگ کی فیس بورڈ کے نامزد الائیڈ بینک کی کسی بھی شاخ میں Head of Account (General Receipt) میں (VIII) Re-Totaling fee میں جمع کی جاتی ہے، اس کے خرچ میں سے ایک حصہ ممتحن اس پرچے کو ری چیک کرتا ہے، اس کو دیا جاتا ہے اور کچھ حصہ متعلقہ برانچ میں ملازمین کو پرتال کیلئے دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ بورڈ ایک نیم خود مختار ادارہ ہے اور دیگر مدات کی جمع شدہ رقم سے ملازمین کو تنخواہ و پنشن اور دیگر حسب ضابطہ مراعات دی جاتی ہیں۔

717۔ محترمہ شازیہ طہماس خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم پشاور میں Parents Teacher Association Fund جمع کیا جاتا ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ سال یعنی 2008-09 سے تاحال کتنا فنڈ کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، نیز موجودہ فنڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) (i) پی ٹی سی فنڈ برائے سال 2008-09 پانچ کروڑ سات لاکھ تیس ہزار روپے۔

سی آرسی کی مد میں خرچ شدہ رقم ایک کروڑ تیس لاکھ چالیس ہزار روپے۔

Petty repair کی مد میں خرچ شدہ رقم تین کروڑ چھ ہتر لاکھ نوے ہزار روپے۔

کل خرچ شدہ رقم پانچ کروڑ سات لاکھ تیس ہزار روپے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: عطیف الرحمان

صاحب 6 دسمبر 2010 کیلئے؛ انور خان صاحب 6 دسمبر 2010 کیلئے؛ ستارہ آیاز بی بی 6 دسمبر 2010 تا 12

دسمبر 2010 کیلئے؛ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 6 دسمبر 2010 تا 7 دسمبر 2010؛ اسرار اللہ خان

گنڈاپور صاحب 6 دسمبر 2010 کیلئے؛ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 6 دسمبر 2010 تا 7 دسمبر 2010

اور جناب وجیہ الزمان خان 6 دسمبر 2010 تا 10 دسمبر 2010۔ Is it the desire of the

House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات بتانا چاہتی ہوں۔ ہمارے پشاور کا جو

ایسا ایریا ہے اور سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے یہاں پر جو Vegetables اور فروٹ

مارکیٹ کے صدر ہیں، ان کے بھائی کو پچھلے تقریباً آٹھ دنوں سے اغواء کیا ہوا ہے اور اس میں ابھی تک کوئی

پیش رفت نہیں ہوئی ہے، ایک دفعہ انکے موبائل سے اس کے بھائی کے موبائل کو ایک کال آئی ہے اور

انہوں نے کہا ہے کہ اغواء کار آپ سے جو بھی ڈیمانڈ کریں گے تو وہ آپ دے دیجئے گا لیکن اس کے بعد کوئی اس

میں پیش رفت نہیں ہوئی ہے، مطلب ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کی طرف سے کوئی جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر بلور {سینئر وزیر (بلد بات)}: جناب سپیکر صاحب جیسا کہ محترمہ نے فرمایا کہ اس کے بارے

میں مکمل ڈیٹیل اور انفارمیشن ہر روز ہم لیتے ہیں اور وہ اسکے جو، جن کا نام لے رہے ہیں تو وہ صدر صاحب

بھی میرے پاس آئے تھے، میں نے ایس پی سے ایس ایس پی سے بھی بات کی تھی اور ہمیں کچھ Clue بھی ملے ہیں، انشاء اللہ کوشش کر رہے ہیں کہ جلد سے جلد اس کو ہم بازیاب کرا لیں۔
جناب سپیکر: بس خصوصی توجہ دے دیں اس پر، جی، خوشدل خان صاحب، یو منٹ خوشدل خان صاحب آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جی، ڈیرہ مہربانی۔ زہ ستاسو پہ نوٹس کب سے رول 152 راولمہ (1) In Regarding the committees of Assembly-.(1) In addition to the Standing Committees mentioned in section B, C, D, DA, E and F of this part, there shall be a Standing Committee of the Assembly for each Department of the Government. Sub rule(2) which is a very relevant, 'Each committee shall deal with the subjects assigned to the Department concerned under the Rules of Business of the Government or any other matter referred to it by the Assembly

جناب عالی! تاسو ہیلتھ کمیٹی جو رہ کرے دہ او دا ہیلتھ کمیٹی چہ د کومے ورخے نہ جو رہ شوے دہ، تر اوسہ پورے مطلب دے د ہغے کہ میتنگونہ ہم شوی دی، د ہغے چیئرمین بالکل انٹرسٹ نہ اخلی، زمونرہ مطلب دے چہ ڈاکٹر حیدر علی صاحب دے، ہغہ اکثر لہ بھر وی، زمونرہ پول بزنس ہغے تہ مطلب دے Pending دی، زما ہم ورباندے کونسچنز دی، زما نور دغہ دی نو دے د پارہ مہربانی او کرائی چہ یا خو تاسو مطلب دے ہغہ Replace کرائی یا دا کمیٹی، خکہ چہ کمیٹی داسے یو اتھارتی دہ چہ ہغہ Accountability د دیپارٹمنٹ کوی او چہ کومہ کمیٹی دغسے وی چہ د ہغے میتنگ نہ کیری، د ہغے رپورٹ اسمبلی تہ نہ راخی نو بیا بہ د دیپارٹمنٹ Accountability بہ خنگہ کیری نو مہربانی او کرائی چہ دے د پارہ خہ تھوس اقدامات واخلی۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، خوشدل خان تاسو ڈیر بنہ پوائنٹ Raise کرو، دا خو میاشٹو راسے دا زمونرہ ہم پہ دغہ کب سے راگلے دہ خو زما دا خیال وو چہ داسے وروستو مونرہ او تاسو بہ پرے کبینو نو یو Competent بل چیئرمین صاحب بہ ورتہ خوبنہ وو، شکریہ جی۔ دا پریویلج موشنز نشتہ پہ خائے۔

بادشاہ صاحب: سپیکر صاحب۔

جناب سپيڪر: جي بادشاهه صالح صاحب۔

بادشاهه صالح: بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپيڪر صاحب، ڏيره مهرباني، شڪريه ڇهه تاسو مون لاءِ په، ستاسو توجهه دايوان توجهه يواهم مسئلے ته زه راو لم ڇهه تير شوي سيلابونه ڇهه كوم اوشو جي، ڇهه هغه ڪنبي زمونڙ فصلونه، باغات، روڊونه هر ڇهه تباهه ڪري شو خوزما صرف افسوس په دے خبره دے ڇهه هغه وخت نه زمونڙ قوم راپا سيدو، پخيله مو خپل روڊونه يا ڇهه طريقو باندے مو ڳاري آزاد ڪرل شو اوس مونڙ ته دا مسئله ده ڇهه دوه ڪونسلے اوس هم ڇهه زما پالم ڪونسل دے او بالدئي ڪونسل اوس هم Cut off دي جي، ڇهه هغه خلقو ته د خوراک او دوائيانو مسئلے دي، دهغوي بيماران۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: بشير بلور صاحب! دالڙ واوري جي۔

بادشاهه صالح: خوبله خبره دا ده ڇهه مونڙ ڪوهستاني قوم راپاخولے وو، هغه په اوبو ڪنبي مونڙه لارے آزاده ڪري دي، ڪه د فروري د آخر پورے مونڙ په دے باندے ڪار شروع نه ڪري شو او مونڙ ته چرته پيسے يا فنڊنگ ڇهه شے او نه ڪري شو جي، نو كوم ڇهه په دغه روڊ باندے سوات هم ڪهلاؤ دے، دے وخت ڪنبي جي نو دا روڊ به د سوله فروري نه پس به واپس Cut off ڪيري خواگست پورے به دا نه ڪهلاويري بيابيره جي، نوزه ريكويسٽ ڪومه حڪومت ته، زمونڙ او ستاسو د ٽولو په وساطت سره ڇهه د دے د پاره تراوسه ايمرجنسي بنيادونو باندے ڇهه د اوس نه ڪار شروع ڪري شي، ولے ڇهه تراوسه پورے هلته ديوسے روپي ڪار نه دے شوي، ڇهه كوم اين جي اوز راغلي دي، دهغوي ڇهه غنم او سرے راوري دي خو هغه چاله ئے ور ڪوي ڇهه دهغه پتي نه وي نوزه حڪومت ته دا درخواست هم كوم ڇهه په ديڪنبي ڇهه انڪوائري اوشي، د دے خلقو خلاف جي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: ميان افتخار صاحب! ميان افتخار صاحب! ميان افتخار حسين صاحب! دايو ڪار تاسو لڙ او ڪري جي، دا ممبر صاحب ڇهه وائي ڇهه د دوي، بشير بلور صاحب اورلوڊ ڪيري جي۔

بادشاهه صالح: سر، زمونڙ روڊ نه اوس هم Cut off دي، ڪه د فروري تر آخر پورے دا ڪهلاؤ نه شو نو ڪوهستان او سوات بر ايريا كوم ڇهه په دے روڊ باندے هغه به هم

کت کپڑی، یو کوم این جی اوز چہ راغلی دی جی، دے خلقو حکومت تباہ ویر باد
کرو جی، تول کرپشن پکبنے روان دے، ہر خہ پتوی او پہ خلقو ئے خرخوی، دغہ
خلق رامنے کری جی، زہ درتہ ریکویسٹ کوم۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، جی، جناب۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تہی بریک کبنے بہ ما سرہ کبنینی او د دوی چہ خہ پرا بلم دی
ہغہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، جی پلیز سینیئر منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تہی بریک کبنے بہ راسرہ کبنینی او مونر بہ او گورو چہ خہ
پرا بلم دے، انشاء اللہ ہم ہغہ وخت بہ تیلفون او کرو او چہ کوم پرا بلم دے ہغہ بہ
انشاء اللہ حل کرو، زمین خان دے ہم کبنینی او دوی دوا رہ د کبنینی۔

جناب سپیکر: تہ، زمین خان تاسو بہ بشیر بلور صاحب سرہ وروستو کبنینی، تاسو
بہ کبنینی چہ خہ ستاسو ایشوز دی، مسئلہ دہ، چہ دا ہلتہ حل شی، محمد علی
شاہ صاحب، محمد علی شاہ باچا صاحب، جناب آنریبل۔۔۔۔

تحریر التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motion' Malik Qasim Khan Khattak
sahib, to please move his adjournment motion No. 221.

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ۔ "جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر اس
اہم مسئلے پر بحث کی اجازت چاہتا ہوں کہ موجودہ مزگائی کے سیلاب اور اشیاء ضروریہ کی روز بروز بڑھتی
ہوئی قیمتوں نے عوام کا جینا دو بھر کر دیا ہے اور عوام شدید بے چینی اور اضطراب میں مبتلا ہیں لہذا اس پر
بحث کی اجازت دی جائے۔"۔۔۔۔ محترم۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ایڈجرنمنٹ موشن چہ کلہ راشی نو لہر یر بہ Serious کبنینی چہ دا
دھاؤس کارروائی دپارہ دادرولو یو سوال وی، داممبر صاحب واوری جی۔

ملک قاسم خان خٹک: محترم موجودہ صورتحال کبنے دغریب دا حال دے چہ گورہ
جی، چینی کوم خائے تہ اور سیدل، نوے روپی، سو روپی ما پخپلہ جی، پرون پہ
نوے روپی کلو چینی اغستے دی، دغریب سری دسترس نہ اشیاء صرف ضروری
چہ کوم دال ماش، دورہ، چہ خہ ضروری اشیاء دی، دغریب خریدار دسترس نہ

بالکل بھر دہ، عوام چہ کوم دی بالکل تنگ دی، خود کشئی ورخ پہ ورخ خلق د لوگو نہ کوی او زمونہ چہ کوم صورت حال دے جی، ہیخ کنٹرول نشته، مخکبے بہ ڊپتی کمشنر صاحب یا پرائس کنٹرول ریویو کمیٹی بہ ضرور چکر لگولو، چیک بہ وو پہ قیمتونو باندے، جناب والا! پہ دے موجودہ تنخواہ دار طبقے تہ چہ اوکسے تہ جی، د خپل چوکیدار نہ پتہ اوکرہ، خپل Peon نہ پتہ اوکرہ، کلرک نہ پتہ اوکرہ، چہ د هغوی گزارہ خہ رنگے کیپی، جناب والا! آئے دن زما کور سرہ نیز دے تنور دے، زہ چہ کسم، هر وخت پہ جھگڑہ وی جی، خلق چہ دے ڊیر مجبور دی نو زہ حکومت وقت تہ، سرہ د ټول معزز ایوان دا ریکویسٹ کوم چہ پہ دے باندے پہ ڊیر پہ سنجیدگئی سرہ چہ کوم دے بحث اوشی او دا چہ کوم نرخونہ دی جی، دے تہ خہ مضبوط ترون اوشی چہ دا خلق چہ کوم دے، استطاعت چہ کوم دے، د خریداری ختم شوے دے، خوک چہ کوم دے او چا تہ پینئخہ وختہ روتی ڊیر، نہ جی، دوہ وختہ روتی ڊیر کم سپی دی چہ هغه پہ ڊکہ خیتہ خوری۔ جی، پہ دے ملک کبے خود بختور و خلقو تعداد زیات دے، بختور ورخ پہ ورخ چہ کوم دے نور ہم بختور کیپی او غریب ورخ پہ ورخ نور ہم لگیا دے غریبی، جناب والا! کہ چرے دغه خبرے ----

سینیئر وزیر (بلديات): جناب سپیکر صاحب، زہ تاسو تہ دا درخواست کوم چہ دا ایڈمنٹ کری او زہ ----

جناب سپیکر: گورنمنٹ کی طرف سے جناب آرنیبل، جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): زہ تاسو نہ دا درخواست کوم چہ دا ڊیر Important ایڈجرمنٹ موشن دے، سپیکر صاحب، دا ڊیر Important ایڈجرمنٹ موشن دے، دا ټول زمونہ ورونہ پہ دے بحث کول غواری، حکومت نہ دا مونہہ Accept کوو چہ دا د Accept کرے شی او پہ دے مونہہ خبرے او کرو۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میر ایڈجرمنٹ موشن ہے تو ابھی تو ----

سینیئر وزیر (بلديات): سپیکر صاحب، هغه رولز کبے دا دی چہ یو ایڈمنٹ شی نو نور ټول ایڈجرمنٹ موشن ختم شی۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اگر میرا ایڈجرمنٹ موشن ہے چونکہ یہ ایڈمٹ ہونے کے بعد بشیر خان نے اس لئے ایڈمٹ کرا کے وہ ختم کر دیا۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable member may be admitted for detail discussion under Rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. speaker: 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

قسمت آزمائی ہے (قہقہہ) پھر کسی وقت۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں آپ، نہیں اگر بشیر خان چاہتے ہیں کہ میرا ایڈجرمنٹ موشن آج نہ آسکے تو انہوں نے اس لئے ان کو ایڈمٹ کروایا، میں مشکور رہوں گا کہ کل آپ اس کو لے لیں۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب خہ وائی؟

وزیر اطلاعات: دا گرانہ چہ کومہ دہ کنہ جی، عبدالاکبر خان بہ ترے خبر نہ وی، خدائے د ترے خبر کری نو دا ڀیرہ اہم ایشو دہ، د دے پہ مقابلہ کینے بلہ ایشو ہدو اہم شتہ دے نہ، دا ڀیرہ بنہ او شو دہ چہ دا ایڈمٹ شوہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Ji, 'Call Attention Notices' Mufti Kifayatullah sahib to please move his call attention notice No. 411 in the House. Ji, Mufti kifayatullah sahib.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، شکریہ۔ میں چار سو گیارہ کال اٹینشن نوٹس پیش کرنے کی اجازت مانگتا

ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چار سو گیارہ؟

مفتی کفایت اللہ: جی، پیش کروں۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن نمبر چار سو گیارہ۔

مفتی کفایت اللہ: چار سو گیارہ، جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں آپ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، بہت زیادہ شکریہ۔ "میں آپ کی وساطت سے حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ نوشہرہ پولیس کلب ضلعی صدر مقام پر موجود ہے اور پشاور کے نزدیک ترین ضلع ہونے کی وجہ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے، پولیس کلب دریا کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے نہایت خوبصورت اور صحت افزا مقام پر واقع ہے، سابق وزیر اعلیٰ اکرم خان درانی کے دور میں پینتیس لاکھ کی مالیت سے پولیس کلب کو تعمیر کیا گیا تھا، سابق نگران وزیر اعلیٰ شمس الملک صاحب نے اس کا افتتاح کیا تھا، حالیہ قیامت خیز سیلاب نے پولیس کلب کی چار دیواری کھڑکیاں، روشن دان، ٹینٹے، آرکنڈیشن سسٹم، فرنیچر، کمپیوٹر، ٹیلیفون، فیکس وغیرہ کی تمام صورتوں میں بہت زیادہ نقصان ہو گیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ پولیس کلب کے تمام نقصانات کی تلافی کی جائے، اس کی طرف حکومت کو متوجہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں۔

مفتی کفایت اللہ: یو دوہ خبرے پرے او کرم؟

جناب سپیکر: بس، د مقصد خبرہ او شوہ جی۔ اوس میاں افتخار مے درتہ پاخولو (تہقہ) مفتی صاحب، ستاسو د زہ خبرہ واؤریدے شوہ خکہ ورپسے ہغہ پخپلہ راپا خیدو۔

وزیر اطلاعات: مفتی صاحب، ڊیرہ مہربانی، تشکر۔ زہ د مفتی صاحب، ڊیر مشکوریمہ چہ زمونرہ د نوبنار د پریس کلب مسئلہ ئے را اوچتہ کرے دہ، یقیناً چہ زمونرہ نوبنار کبنے سیلاب ڊیرے انتہا تاوان کرے دے او د ضرورت نہ زیات زمونرہ پہ صوبہ کبنے کہ چرتہ تاوان شوے دے نو ہغہ نوبنار ضلع ٲولو کبنے پہ ٲاپ دہ، پہ تاوان کبنے او پہ ہغے کبنے چہ کوم دے زمونرہ پریس کلب تہ ہم نقصان رسیدلے دے، مونرہ د ہغے چونکہ تاسو تہ پخپلہ ٲتہ دہ چہ دا ٲول طریقہ کار د یو خاص ترتیب د لاندے کبیری، ہغے تہ افسران تلی دی، د ہغے د نقصاناتو اندازہ ئے لگولے دہ او داسے چہ زمونرہ د نوبنار نہ د ٲولے صوبے

دندنہ چرتہ چرتہ تاوانونہ شوی دی نو ہغہ Estimate برابر شوے دے او د ہغے پہ بنیاد باندے مونبرہ عمل کوؤ، ما خپلہ کمیٹی ہم جو رہ کرے دہ، چونکہ زمونبرہ سیکرٹری صاحب چہ کوم دے نو ورور وفات شوے دے، پہ دے وجہ دا درے خلور ورخے چہ کوم دے نو ہغوی پخپل دغہ کنبے مصروف وو، زمونبرہ خپلہ کمیٹی بہ ہم عی او د پی سی او د لاندے چہ کوم دے ما سپیشل د دے د پارہ چہ ہغہ خاص پریس کلب تہ لار شی او دا پول او گوری چہ دیکنبے خہ خہ نقصاں شوے دے۔ ڈیرہ بنہ خبرہ چہ دوئی پہ گتہ کرے دہ، مونبرہ دے نہ مخکنبے دا ذمہ واری پورا کرے دہ او چہ د ہغے خہ کمے وی نو ہغہ بہ ئے مونبرہ پورہ کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you ji, Thank you. Akram Khan Durrani Sahib to please move his call attention notice No. 415 in the House, Akram Khan Durrani sahib, Not present.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت جامعہ پشاور مجریہ 2010 کا زیر غور لانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Higher Education Khyber pakhtunkhwa to please move that the University of Peshawar (Amendment) Bill, 2010 may be taken in to consideration at once.

پہلے توج مبارک ہو۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: آپ نے وہ کھجور بھی کسی کو نہیں کھلائے ہیں، ایسے ہی چپکے سے آئے ہیں اور بیٹھے ہو۔
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، سب کے ساتھ آیا ہوں، ادھر حلقے میں کھلا رہا ہوں جی، ادھر بھی لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: کسی کو خبر ہی نہیں ہوئی، آپ کے آنے کی اور نہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں سر، اپنے ج مبارک آپ کے پاس حاضر ہوں گا۔

(تھقے)

جناب سپیکر: جی جی، آزیبل منسٹر صاحب پلیز۔

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that the University of Peshawar (Amendment) Bill, 2010 may be considered at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the University of Peshawar (Amendment) Bill, 2010 may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it.

Mr. Speaker: 'Consideration stage' since no amendment has been moved by any honourable member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

یہ Legislation ہو رہی ہے، Kindly اور ساری چیزیں بند کریں اور اس کی طرف متوجہ ہو جائیں، میں Repeat کرتا ہوں۔

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Clause 1 stand part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, first amendment, Mr. Saqib ullah Khan Chamkani to please move his amendment in section 19 after para (a) of sub-section (1) of clause 2 of the Bill, Saqibullah Khan please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، "I move that in section 19, in sub-section (1) as referred in clause 2 of the said Bill, after para (a) the following new para (aa) may be inserted namely:- "(aa) the minister for Higher Education Khyber Pakhtunkhwa".

جناب سپیکر صاحب، کہ یو منٹ موراتہ را کرو جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما جی، دا خومرہ امنڈمنٹس چہ دی، دا مونبرہ پہ 19th امنڈمنٹ کنبے او د سینٹ پہ Composition کنبے کپری دی او د دے لویہ وجہ دا دہ جی، چہ مونبرہ دوہ درے خیزونہ Face کوؤ لگیا یو جی، 18th امنڈمنٹ نہ پس ایجوکیشن چہ دے ہغہ تولو صوبو تہ راغلو، پہ یونیورسٹیانو کنبے سر، زمونبرہ چہ خومرہ یونیورسٹیانے دی، د دے فنڈنگز، د دے چہ کوم بلونہ دی، دا بل ہم اوس ہائیر ایجوکیشن منسٹر پیش کوی خو کہ تاسو دیکنبے او گورئی، د دے بل پیش کولو او د پیسو ور کولو حدف نہ بغیر دیکنبے زمونبرہ د صوبے یا د

ہائیر ایجوکیشن منسٹر ہیچ دغہ نشته دے جی، بجٹ کنبے ہم د دوی پہ تھرو
 خی او پیسے، بلونہ ہم دوی پاس کوی، زمونہ ریکویسٹ دا دے چہ پہ دیکنبے
 Pro Chancellor یا د ہائر ایجوکیشن منسٹر یو Role پکار دے، بلکہ دا Role
 چہ مونہ ہائر ایجوکیشن منسٹر لہ ورکوؤ، مونہ د دے عوامو تہ Role ورکوؤ
 خکہ چہ دے اسمبلی کنبے خومرہ ہم مونہ ناست یو کہ ہغہ ہائر ایجوکیشن دے
 نو Elected role ئے دے او Representation ہغے تہ گورنر صاحب، اوس خو
 کہ گورنر صاحب چانسلر وی جی، پہ ہغہ Role د ہغوی د سینٹ Role چہ دے
 خومرہ پہ یونیورسٹیانو کنبے کہ وی خو پہ دیکنبے لویہ مسئلہ دا دہ جی، چہ
 ہغہ Un elected role دے، Representative role نہ دے نو دا یو Apex body
 دہ جی، دا توله صوبہ Represent کوی، مونہ کہ خومرہ بجٹ ورکوؤ، ہر یو
 دیپارٹمنٹ تہ ورکوؤ، کہ یونیورسٹی لہ ورکوؤ، ہغہ تول د ہائر ایجوکیشن پہ
 تھرو منسٹر تہ خی جی، نو سر، خکہ مونہ وایو چہ دیکنبے Role پکار دے او کہ
 دا تول زما جناب سپیکر صاحب، کہ دا تول امنڈمنٹس او گوری نو کہ مونہ
 Initially داسے نہ دی کری چہ پورہ اختیار موور کرے دے، یو Consultative
 role مونہ ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب لہ ورکرے دے نو زما پہ خیال چہ
 دیپارٹمنٹ لہ زہ خیل اختیار ورکوم، صوبے لہ اختیار ورکوم نو پکار دا دہ چہ
 زمونہ منسٹر صاحب او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ اختیار نہیں لینا چاہتا، وہ کہتا ہے کہ میں نے جگ گیا ہے، جگ کے بعد یہ ذمہ
 واریاں کافی ہیں۔ (تمقہ)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، میں۔ سر، میرا کہنا یہ ہے کہ جگ کر لیا تو اوس خود سے ایمان تیر
 کری کنہ جی، (تمقہ)

Mr. Speaker: Ji, Honourable Minister Sahib for Higher Education,
 Haji Qazi sahib.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو۔ سپیکر صاحب، میں اپنے بھائی کا مشکور ہوں،
 سر، جگ سے پہلے بھی کوشش کر رہے تھے کہ کام ٹھیک ہی کریں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس کے امنڈمنٹ کو
 Oppose کریں گے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں پر منسٹر ہائر ایجوکیشن کو ڈالنا چاہتے ہیں وہاں پر ہمارے
 Nominee سیکرٹری ہائر ایجوکیشن Already اس جگہ پر موجود ہیں، بنیادی طور پر یونیورسٹی آف پشاور

کا جو ایکٹ تھا اس میں امینڈمنٹس کچھ لے کر آئے تھے چونکہ 1974 میں جب ہم نے اس کا ایکٹ بنایا تھا تو اس وقت پورے صوبے میں ایک یونیورسٹی تھی اور اس کے سینٹ کا سائز بہت بڑا تھا جو کہ پھر سر، میٹنگز میں اتنی لمبی باتیں ہو جاتی تھی، ایک سو پینتیس آدمی ایک جگہ پر بیٹھ کر جب بات کرتے تھے تو کوئی بھی فیصلہ کرنے میں بڑی مشکلات آتی تھیں، آپ کو اس کا پتہ ہے تو یہ ایک ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ماڈل ایکٹ بنایا ہوا ہے، اس ایکٹ کے مطابق ہم سارے Scrutinize کر رہے ہیں کہ یونیورسٹی آف لائن آجائیں، اس ایکٹ کے ساتھ ماڈل ایکٹ کے ساتھ، دوسرا میرے بھائی فرما رہے ہیں کہ چونکہ اٹھارویں ترمیم کے بعد صوبوں کو اختیارات آگئے ہیں اور یہاں پر منسٹر کا Directly کوئی ایسا عمل دخل نہیں ہے اور ایک Consultative role ہے تو سر، آپ کا چونکہ وہاں پر سیکرٹریز بیٹھے ہوئے ہیں اور باقی بھی اس میں اگر آپ اس کی کمپوزیشن دیکھ لیں تو ہم نے اس میں بتایا ہوا ہے کہ ہم اس میں جو بندے، اب اس ایکٹ کے جو امینڈمنٹس ہیں، اس کے بعد سر، اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو پڑھ کر سنادیتا ہوں کہ The

جناب سپیکر: یہ آگے بہت لمبے امینڈمنٹس ہیں جی، تو-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں بتا دوں تاکہ آپ اس کو-----

جناب سپیکر: آپ لوگ، آپ گورنمنٹ کی طرف سے اس کو Oppose کرتے ہیں؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جی، میں اپوزاس لئے کرتا ہوں کہ اس میں ہماری گورنمنٹ کی نمائندگی ہے۔

جناب سپیکر: Already نمائندگی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دوئی چہ اپوز کوی سر، داسے دہ جی چہ دا ہغہ کہ دوئی اپوز کوی، زہ بہ ئے Withdraw کرم خو زہ یوریکویست ضرور کومہ چہ دوئی ہر یو چہ بیورو کریسی کبے وی، بعضے خل Two hats اچوی جی، زمونہ چیف سیکرٹری دے ہغہ ہم دوہ Hats اچوی، ہوم سیکرٹری ہم دوہ ہیٹس اچوی، بعضے خل چہ کوم فاتا دغہ کبے وی، ہغہ بیا فیڈرل گورنمنٹ بہ د فیڈرل

گورنمنٹ ایمپلائٹی وی او ڈی فیڈرل گورنمنٹ نہ دغہ کوی، دلته چہ کوم
سیکرٹری دے، ہغہ د چانسلا لاندے راخی And Chancellor represent the
Federal Government خو زہ غوارمہ چہ د صوبے Representation پہ
دیکبنے راشی Eventually this is going to come to راشی دغہ کیپی، دا بہ تول
ہر خہ صوبے تہ راخی نو چہ ئے کوی نو فرض کرہ دے ئے دغہ کوی، اپوز کوی
ئے نوزہ بہ ئے withdraw کر مہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں، میں مشکور ہوں اور ریگولیشن کرتا ہوں سر، اپنے بھائی سے کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں بس، وہ Withdraw کر رہے ہیں نا، بس؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں دوبارہ ریگولیشن کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی، ٹھیک ہے سر، بالکل Withdraw کومہ جی۔

Mr. Speaker: The Amendment been withdrawn. 2nd Amendment, Mr. Saqibullah Khan Chamkani and Mufti Kifayatullah sahib have proposed some amendments in section 19 of para (f) of sub section (1) of clause 2 of the Bill. They are, therefore, requested to please move their amendments one by one. Mr. Saqibullah Khan Chamkani to please move your amendment please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب۔ I request to move that in section 19, in sub section (1) as referred in clause 2 of the said Bill, in para (f) after the word “large”, the words “from a panel of twelve provided by the Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa”, may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ہم ہغہ جی، Philosophy دہ چہ Consultative دغہ شی

او دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بارہ تنانو Panel تاسو۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یو پینل د ور کپی او ہغہ پینل کبنے دے بیا ہغوی چانسلا

صاحب Dependent وی چہ ہغہ چانسلا دے ور کبنے دغہ او کپی خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دا، دا بہ ہائر ایجوکیشن تاسو وائی چہ منسٹر ہائر ایجوکیشن د
دا پیش کری؟

جناب ثاقب اللہ خان چنگنی: منسٹر ہائر ہغہ دے، ہغہ پینل ور کری جی، ہغے کنبے
زہ خو او ما مخکنبے ہم خپل تاسو تہ Argument در کرہ چہ سیکرتری چہ
دے He is not representing the Education Provincial Education, he is
actually representing the Chancellor نو زہ ریکویسٹ دا کومہ چہ دا کہ
Twelve panel دے، دا خودے او منی کنہ قاضی صاحب۔

Mr. Speaker: Ji, Mufti Kifayatullah sahib to please move your
amendment in this clause, honourable Mufti Kifayatullah sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Mr. Speaker. I request to move that
in section 19, in sub section (1) as referred in clause 2 of the Bill,
for para (f) the following may be substituted, namely:

“(f) five persons from society at large being persons of distinction
in the field of administration, management, education, academics,
law, architecture, agriculture, science, technology, engineering and
religious education with a view of reflecting a balance across the
various fields:

Provided that the special focus or affiliation of the University, to be
declared in the manner prescribed, may be reflected in the number
of the persons not less than two of distinction in an area of
expertise relevant to the University who are appointed to the
Senate”

جناب سپیکر، میں تو وزیر موصوف کو خراج تحسین پیش کرونگا کہ انہوں نے وہ ایک بوسیدہ قسم کا
پرانا بل تھا، اس کے اندر انہوں نے بہت زیادہ ترمیم لائی اور اس کو ذرا ماڈل کر دیا ہے، میں اپنے اس
امنڈمنٹ میں دو چیزیں بڑھانا چاہتا ہوں، ایک جو انہوں نے Four person کہا ہے تو میں وہ Five
persons کہنا چاہتا ہوں اور دوسری نیچھے جتنی بھی چیزیں ہیں اور انہوں نے گنی ہیں، انہوں نے میرے
خیال میں Religious education کا اس میں اضافہ ہونا چاہئے تھا تو میں ایک سکا لرو کو بھی اس
میں شامل کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ بھی اس کے اندر آجائیں اور جہاں ضرورت پڑتی ہے وہاں فقہی اور شرعی
طور پر تو ایک آدمی سینٹ کے اندر ایسا موجود ہونا چاہئے جس کو وہ معلومات ہوں اور معلومات کیلئے کسی
کو ہائر نہ کرنا پڑے کسی سے پوچھنا نہ پڑے، بعض اوقات وہ بات ملتوی ہو جاتی ہے تو میری یہ درخواست ہے

Kindly اگر ہمارے منسٹر صاحب اس سے ایگری کر لیں تو سینٹ کے حجم میں اور وقار میں اضافہ ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Honourable Minister sahib, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر!-----

جناب سپیکر: پہلے ثاقب اللہ خان کی بات کہ امنڈ منٹس پر آجائیں پھر اس کے بعد-----
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، ثاقب اللہ خان فرما رہے ہیں کہ آپ منسٹر کے دیئے ہوئے پینل کو، گورنر صاحب کو، چانسلر صاحب کو، بھیجا جائے تو سر، Already جو ہمیں یونیورسٹیز بھجی جاتی ہیں تو اپنے Nominees وہ میرے آفس کے Through ہی Rout ہو کر جاتی ہیں اگر اس میں کوئی ہو تو ہم ترمیم کرنا چاہیں تو ہم واپس وائس چانسلر کو بھجوا سکتے ہیں کہ آپ اس میں فلاں نام ڈال دیں یا فلاں نام اس میں سے نکال دیں، اس پر ہمیں تو وہ میرے خیال میں ڈائریکٹ Nominees جو ہیں بنا کے بھیجیں گے اور اپنی طرف سے جب لسٹ دینگے تو میرے خیال میں بڑا Political pressure آئے گا اور یونیورسٹیوں کو ہم Political pressure سے پاک رکھنا چاہتے ہیں لہذا میں اپنے بھائی سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنی امنڈ منٹ واپس لے لیں، جہاں تک سر، مفتی صاحب کا امنڈ منٹ ہے کہ اس میں آپ پانچ لوگوں کو رکھیں اور اس میں Religious Education تو سر، Already اس میں ہے کہ آپ نے اگر اس (f) کو پڑھ لیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ مینجمنٹ، ایڈمنسٹریشن، ایجوکیشن اور سر، وہ میرے خیال میں سپیشل، اب پھر جب Religious education specific آپ کر رہے ہیں تو پھر آپ کو پتہ ہے کہ کتنے مسائل ہیں، کونسی والی School of thought ہے یا کیا اس میں ان چیزوں سے بچنے کیلئے ہمارے پاس Experts موجود ہیں، مفتی صاحب کی طرح لوگ ہمارے سوسائٹی میں ہیں، یہاں پر بھی سینٹ کو تکلیف ہوگی اور ان لوگوں کو بلا کر ان سے مشورہ کیا جاسکتا ہے لہذا میں اپیل کرتا ہوں کہ آپ امنڈ منٹ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: جناب سپیکر، زہ کیدے شی چہ د منسٹر صاحب پہ خبرہ

باندے پورہ پوہہ نہ شومہ جی-----

جناب سپیکر: نہ دوئی خو وائی چہ-----

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: دوئی وائی چہ Already دا یو Process کیری نو چہ Process کیری جی، نو دیکنبے بہ ورتہ Legal cover ملاؤ شی، دوئی تہ بہ یو Legal cover ملاؤ شی کنہ جی چہ ہغہ دوئی وائی چہ مونبرہ کوؤ، Already د دوئی د آفس تھرو نہ خی نو ہغہ Legal cover بہ ملاؤ شی چہ Already دا یو Process روان دے نو پہ دیکنبے خو ہغہ Political pressure یا چہ کوم دے ہغہ خو دوئی Experience کوی لگیا دی If at all بلہ یو خبرہ زہ بہ یر پہ معذرت سرہ مسنٹر صاحب تہ کوم چہ زمونبرہ پکار دا دہ چہ ہر یو شے چہ تاسو جوہر کرے جی، لاؤڈ سپیکر دے نو پہ دے بارہ کنبے بہ مونبرہ ماشومان وو نو یرے خبرے بہ جماعتونو نہ کیدے چہ دا د شیطان آواز دے او دا مہ کوئی، ہم ہغہ لاؤڈ سپیکر باندے جی، تاسو بنہ خبرے کوئی، بنہ شے دے او ہغہ لاؤڈ سپیکر باندے زہ بانگونہ ہم سحر آورمہ، سحر مے پاخوی ہم دغہ کیری، ہغہ خو د شیطان آواز نہ شو۔ Political pressure چہ مونبرہ پہ غلط طریقے سرہ د ہغے Abuse allow کوؤ نو د ہغے مونبرہ افادیت ولے نہ کوؤ، Why are we not using political pressure for constructive events د دے بنہ والے نہ کیری لگیا دے جی، آخر مونبرہ Represent کوؤ عوام، دا Political pressure خو کہ د عوامو د Benefit د پارہ استعمال شی خوبل دا دہ چہ یو کار کیری او اوس نہ بہ نہ کیری، ہغہ بہ مخکنبے نہ کیری، یو Practical کار کیری، Legal cover نہ بغیر کیری نو زما خیال دے چہ دے سرہ بہ Legal cover ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی، د آنریبل منسٹر صاحب ہم ہغہ زور ستیند دے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بات یہ ہے کہ وہ ایک سسٹم، وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک پروسیجر چل رہا ہے جس میں آپ کے تھرو جا رہا ہے تو آپ اس کو Legal cover دے دیں، سر، Legal cover دینے کی ضرورت نہیں ہے، وہ ساری فائلز میرے آفس کے تھرو ہو کے جاتی ہیں، میں ان کو دیکھتا ہوں اور ان کو بھیجتا ہوں، یہ کہتے ہیں Specifically آپ پینل ان کو دیں تو میں اس کی اپیل دوبارہ کرتا ہوں کہ جی، یہ مہربانی کر کے واپس لے لیں۔ سر، میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ پولیٹیکل پریشر کو آپ Positive استعمال کرنا چاہتے ہیں، Negative قوم آپ کے سامنے ہیں جو آپ کے موجودہ حالات ہیں، ان کے مطابق آپ دیکھ لیں کہ ہم اس کو Positive استعمال کرنے کی پوزیشن میں ہوتے ہیں لیکن لوگ

ابھی اور سوسائٹی اس جگہ پر پاکستان کی پہنچ چکی ہے کہ آپ اپنے لوگوں کو Deny کریں اور ان کی جگہ

پ-----

جناب سپیکر: تاکہ آپ اس کے مطلب، Withdrawn د پارہ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ حات: نہ نہ، انشاء اللہ Withdraw کوی بہ
ٹے جی او زہ بہ ورتہ ریکویسٹ کومہ چہ مہربانی او کرہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا مشران راتہ وائی چہ مسنتہر نہ غواہی نو تہ ٹے خہ
کوے جی، زہ خو ٹے د خلقو د پارہ غواہم خو چہ دوئی ٹے نہ غواہی نو زہ بہ ٹے
Withdraw کرہ، ما خیل دغہ پیش کرو جی۔

(تہقرہ)

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب! اوس تاسو خہ پوزیشن دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دا وزیر صاحب چہ کوم شے بھر نہ
راغواہی نو ہغہ ورتہ زہ کور کنبے ورتہ کومہ او سینٹ جی، ڊیرہ باوقارہ ادارہ
وی، دیکنبے داسے Technocrat پکار وی، پاکستان سینٹ کنبے او گورئی چہ
ہغہ ضرورتونہ بیا دننہ پورہ کوی، بھر نہ سرے ہائر کول نہ غواہی، موقعے
سرہ بعض اوقات داسے، سپیکر صاحب، موقعے سرہ بعض اوقات داسے اہمے
مسئلے راشی چہ داسے یو سرے پکار وی چہ ہغہ سکالر وی او تاسو تہ منسٹر
صاحب دا وینا او کرہ چہ بیا مونہر۔ لہ بہ ہغلنہ د مسلکونو مسئلہ جوہرہ شی، زہ د
مسلکونو مسئلہ نہ جوہرہ، یو وی عالم دین او یو دے سکالر، سکالر خو ہغہ
سرے دے چہ کوم د یونیورسٹی نہ فاضل دے او یا ہغہ د اسلامیاتو سبجکت
کنبے سپیشلسٹ دے، زہ د سکالر خبرہ کومہ، زہ د عالم دین خبرہ نہ کومہ چہ ما
وٹیلی دی عالم دین نو تاسو بہ وائی چہ کوم یو عالم دین خو داسے نہ دہ، زما
خیال دا وو چہ زہ د دے یونیورسٹی اصلاح او کرہ لیکن بحرحال دا ماحول
داسے جوہرہ شوے دے چہ زہ د دوئی ریکویسٹ نہ Reject کومہ، زہ واپس کومہ
جی۔

Mr.Speaker: Since both the honourable Members have withdrawn their amendments, therefore' the question is that original para 'f'

may stand part of the Bill? Those who are in fevour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. 3rd amendment, Mufti Kifayatullah Sahib to please move his amendment in section 19 in para 'g' of sub section (1) of clause 2 of the Bill. Mufti kifayatullah Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: مجھے بعد میں واپس کرنا پریگا، جی، میں پہلے واپس کر دوں۔ (تمتہ)
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ماننے والا تھا سر، لیکن انہوں نے واپس کر لیا جی۔

(تمتہ)

Mr Speaker: Since the amendment has been withdrawn, therefore, the original para 'g' of sub section (1) of section 19 of clause 2 stand part of the Bill.

مفتی صاحب، ویسے میں پوچھنے والا تھا کہ امینڈمنٹ کو آپ کیسے Define کرتے ہیں (تمتہ)
نہیں امینڈمنٹ Define کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب Fourth amendment, to please move his amendment section 19 of the para 'g' of sub section (1) of clause 2 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: I beh to move that in section 19 in sub section (1) as referred in clause 2 of the Bill after para 'g' and new para (gg) may be inserted namely:- (gg) two seats may reserved for women to ensure women representation in the Senate”.

جناب سپیکر: قاضی صاحب! یہ دو عورتیں شامل کرنا چاہتے ہیں، آپ کیا کہتے ہیں؟۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یوہ خبرہ کو مہ جی، یوہ خبرہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ حات: سر، یہ 'g' جو ہے، یہ Alumni کے بارے میں

ہے نا تو پھر میں اگر ایک پروپوزل دیتا ہوں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یوہ خبرہ او کرمہ جی، یوہ خبرہ، پہ دیکھنے یوہ خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ویسے بھی Withdraw ہونگے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں مفتی صاحب کو ایک پروپوزل دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نا، نا جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں پروپوزل دینا چاہتا ہوں اگر سن لیں تو یہ آپ کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔

مفتی کفایت اللہ: نا، میں ایک بات کر لوں پھر اس کے بعد آپ کی مرضی اور آپ کی حکومت ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: اصل معاملہ یہ ہے جی کہ خواتین عام طور پر اور ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بہت زیادہ پڑھی لکھی خواتین ہیں اور وہ نمائندگی کرتی ہے، ہمارے ہاں ایسا نہیں ہے جی، ہمارے معاشرے میں جو خواتین نمائندگی کرتی ہے، ان کا ریشو بہت کم ہے اور وہ خواتین جو پڑھی لکھی نہیں ہے یا جو اس اجتماعات اور اس میں کام کر سکتی ہے، ان کی بہت کم تعداد ہے جی، میں یہ چاہتا ہوں کہ ان خواتین میں شعور بڑھ جائیں اور آگاہی آجائے تو وہ مرد کے شانہ بشانہ کام کرنے لگ جائیں گی، یہاں میں نے اس پورے بل کو پڑھا ہے، میں Ensure کرنا چاہتا ہوں کم از کم دو خواتین، کم از کم دو خواتین ایسی ہوں کہ کسی وقت بھی میل آکر یہ نہ کہے کہ میں زیادہ پڑھا لکھا ہوں لہذا خاتون کو نہ رکھیں، عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ میرٹ کو Deny کر دیا جاتا ہے اور پھر ایک آدمی آتا ہے کہ یہ پڑھا لکھا پاگل ہے تو پھر اوروں کو نظر انداز کیا جاتا ہے، میرٹ تو اس کا معنی یہ ہے کہ عورت کسی طور پر نظر انداز نہ ہو، یہ Ensure کریں کہ کم از کم دو خواتین وہاں Representation کریں گی۔۔۔۔۔

Mr Speaker: Ji, Honorable Minister Higher Education Haji Qazi Sahib.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ان کی اور مفتی صاحب سے گزارش کرنا چاہتا تھا اور یہ کہتا ہے کہ آپ 'g' ڈال دیں تو اس سے بہتر ہو گا کہ ان کی جو رائے ہے تو ہم اس کو (i) Para میں لے لیں اور اس میں یہاں پر لکھا ہوا ہے، فارینوریورسٹی ٹیچرز وہاں پر Comma دیکر At least two of whom shall be female یہ اگر کر دیں تو میرے خیال میں ان کی بات بھی حل ہو جائیگی اور اس میں خواتین کی Compulsory representation بھی آجائیگی۔

جناب عبدالاکبر خان: ذرا Help me! کہدھر ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ ہے نا ہمارے پاس۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ (i) Para میں پہلے ہی کم، اس میں امینڈمنٹس کہاں سے (شور) امینڈمنٹس میں، امینڈمنٹس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں نا، قاضی صاحب! آپ تو بہت آگے چلے گئے اور وہ اب ٹیچرز کی طرف چلے گئے، اس میں ایسا Simply۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ چاہ رہا تھا اور مقصد یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Simply بات ہے کہ آپ ان کی مان لیں یا Apouse کرے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس پوزیشن میں تو میرے خیال میں وہ 'g' جو ہے وہ Alumni کے بارے میں، سابقہ سٹوڈنٹس کے بارے میں، اس کے ساتھ 'g' اور ڈالٹا ٹھیک نہیں ہے، بعد میں ایک امنڈمنٹ لے آئیگی جس پر ہم ان کیلئے یہ خواتین کی Compulsory representation کروادینگے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نیاسب سیکشن ایڈ کروانا ہے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اگر یہ قاضی صاحب، جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ جی، میں بات کرنا چاہتا ہوں، میں عرض کرتا ہوں، میں نے جو (gg) Dubble لایا ہے تو اس لئے کہ انہوں نے مجھ سے پہلے رائے نہیں مانگی تھی تو میں نے 'g' وہاں پر ڈالنا چاہا، اب یہ اس کو مانتے نہیں ہیں تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ اپنے 'g' کو ہذف کر رہے ہیں تو میرے (gg) Dubble کو 'g' کے نام سے وہاں تو متبادل لے آئیں تو میرا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور ان کا بھی حل ہو جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ممبر صاحب نے جو Point raise کیا ہے، وہ بھی بڑا Important ہے اور منسٹر صاحب بھی بڑا Important raise کر رہے ہیں تو بجائے اس کے کہ اگر وہ ان کی بات کو Concede کرتے ہیں تو ایک نیاسب سیکشن ڈال دیں 'o' کے بعد 'p' کو ایک کر لیں جو آخر میں ہے اور 'o' کے بجائے 'p' کو ایک کر لے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں عبدالاکبر خان سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو امند منٹس ہم لے کے آئے ہیں، وہ بعد میں ایک میرے پاس ایک (i) Para ہے تو اس میں ہم یہ ترمیم کر دے تو یہ آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: (i) Para تو میں شامل نہیں (i) Para تو آپ پڑھ لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ پڑھ لیں، Four university teachers at least six of آپ پڑھ لیں، یہ امنڈمنٹ میں لیکر آیا ہوں۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تہ زمین خانہ پر پردہ، اود ریبرہ لو صبرا او کرمہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ یہ پڑھ لے جی، آپ کدھر کونسی جگہ کو دیکھ رہے ہیں۔
جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) امان اللہ خانہ! پہ دیکھنے، پہ دے
امنہ منتہس کیس کبے ہغہ (i) تہ لا ڀو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں Verbally Suggestion پیش کرتا ہوں، اگر ان کو
قاضی صاحب توجہ دے تو میں Verbally Suggestion پیش کرتا ہوں، ہماری بات میں اور ان کی
بات میں اتنا فرق ہے کہ یہ کہتا ہے ون پرسنٹ اور میں کہتا ہوں ٹو پرسنٹ، پھر یہ کہتا ہے کہ ہم
Paraly داخل کریں گے، آپ Paraly داخل نہ کریں اور آپ کی پیرے کو Verbally ہڈف کر دی جائے اور ہمارے
پیرے کو متبادل کیلئے لیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ مسئلہ حل نہیں ہوا، وہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں گے کہ
جب (i) آئے گا تو اس میں میں امنڈ منٹ کر دوں گا تو یہ Incorporate ہو جائے گا۔

مفتی کفایت اللہ: اکاون فیصد کا معاملہ ہے جی، میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مفتی صاحب، یہ آپ کا مسئلہ میں ابھی حل کرتا ہوں، تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اکاون فیصد میری بہنوں کا معاملہ ہے تو میں کیسے واپس کر لوں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مفتی صاحب آپ جو دو خواتین شامل کرنا چاہتے ہیں اور جب آپ کا Paraly آئے
گا تو میں اس کو ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: آپ دو مان لیں، زیادہ نہیں مانگتے تو کم از کم دو مانگو (شور)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا کہ اوس زہ ہاؤس تہ Put کومہ نو منسٹر ئے اپوز
کوی نو دا Reject کیبری کہ د ہغوی خبرے تہ خئی نو کیدے شی چہ دا مسئلہ پہ
دے (i) کبے د غسے حل شی، دا تاسو چہ خہ وایئ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو چہ کوم امنڈ منٹ غواری، نو دا (i) تہ Read کرہ کنہ؟

مفتی کفایت اللہ: (i) پہ کوم خائے کبے دے، دا اوگورئ جی، دا دے جی، دا
سیکشن تو جی، د دے لاندے اے، بی، سی، ڈی، ای، ایف، جی، ایچ، آئی شتہ
دے نہ جی، (i) مخکبے نمبر دو Para دہ جی، دا د مین بل خبرہ کوی جی، زہ مین

بل ته نه ڄمہ، زه هغه بل ته ڄمہ چه کوم دوئ امنڊمنٽ دلته را اوږه ده نو (i)
پکښه شته نه جی، په کوم ځائے کښه ده جی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، H، بیا (i) بل Page ته تاسو لار شی، تاسو ته هم پته نشته؟

مفتی کفایت اللہ: (i) نشته ده جی، هغه رومن کښه ده جی۔

(اس مرحلہ پر منسٹر صاحب مفتی صاحب کے سیٹ پر جا کر اس کو دیکھا رہا ہے کہ (i) اس جگہ پر ہے)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: دا سر، (i) ده جی؟

جناب سپیکر: په (i) پسے بیا J ده۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ جات: یونیورسٹیز ٹیچرز دی کنہ۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ٹیچرز؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: په دیکښه به زه دا شرط لگوم چه At least۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکهو، قاضی صاحب کتنا بعداری کر رہا ہے اور آپ پھر بھی نہیں مان رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: At least two of whom shall be ستا مقصد پرے حل

کیری۔۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی بات یہی ہے کہ مفتی صاحب (توقمہ) عورتوں کو لارے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، ہمیں تو کسی نے نہیں سنا ہے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: روشن خیال ہے نا، روشن خیال مولوی جی۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: میری تورائے ہے کہ میں اس جگہ پر دو خواتین ایڈ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں پھر ہاؤس کو Put کرتا ہوں جی۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member may be adopted? Those who in favour it may say 'Yes'

Voices: Yes.

M.Speaker: Those against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: 'Noes'. The amendment is dropped. Fifth amendment, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in section 19 in para (h) of sub section (1) clause 2 of the Bill.

I request to جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، move that in section 19, in sub section (1), as referred in clause (2) of the said Bill, in para 'h' of the words "or the country" may be deleted and before semi colon occurring in the end the words "in consultation with the Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa", may be added.

جناب سپیکر صاحب، د دے امنڈ منٹ دوہ حصے دی جی، یو دا دے سر، چہ دوئی یو ور کبے دا سکوپ چہ دے، دا پیرہ میٹر ٹے لوئے کرے وو او تہول پاکستان ٹے ور کبے یاد کرے دے، مونبرہ کبے د خدائے فضل سرہ پہ صوبہ کبے ڈیر زیات Talent دے، دغہ دے، د ہغے ضرورت نشتہ دے جی، نوزہ وایمہ خالی پہ صوبہ کبے کہ ضرورت وے، Talent نہ وی، Expertise نہ وی نوبیا خو تھیک دہ بیا بہ نور پاکستان کبے ہم دنہ سہری راغبنتل، خو چہ شتہ دے نوبیا ضرورت نشتہ دے۔ دویم دا دہ سر، چہ کہ پہ ہغے کبے مونبر وایو چہ د منسٹر صاحب Consultation د وی نو ہغہ منسٹر صاحب پخپلہ نہ غواری، نو زما بہ ریکویسٹ دا وی کہ دوئی زمونبر سرہ دا نیم او منی، لہر دے راسرہ او منی چہ دا Country ترے Delete کپری جی، او باقی د ہغہ دے خپل کپری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نا، دا Country wide This is not out of the scope of the Bill.

تو ہم Legislation جی کیا خیال ہے قاضی صاحب آپ کا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ سر، کہہ رہے ہیں کہ Two person from the academic community of the province of the Khyber Pakhtunkhwa or the country ہم کہتے ہیں کہ بس یہاں پر اپنے لوگ ہیں اور ادھر ہی رکھیں گے، Country کو نکال دیتے ہیں، Country کی حد تک سر، ہم agree کرتے ہیں اگر یہ آپ اجازت دیتے تو امنڈ منٹ کا پہلا Part

اس میں ڈال دیں جی۔

جناب سپیکر: پہلا Part آپ Agree کرتے ہیں ان سے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، کہ تاسو ما ته اجازت را کړئ نوزه به دا Rewrite
امنډمنت او وایم جی، امنډ به ئے کر مه او دا منسټر صاحب به ترے او کا گو او
Country دا اجازت دے سر۔

جناب سپیکر: نا، هغه خو به مونږه او کړو کنه، تاسو، منسټر صاحب چه agree شو؟
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تهپیک شو سر۔

جناب سپیکر: خو To the extent of country به مونږه امنډ کوؤ۔
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تهپیک یو جی۔

جناب سپیکر: او جی، تهپیک یو۔ The motion before the House is that the
amendment moved by the honourable Member may be adopted?
only to the extent of the country.

اچھا ٹھیک ہو گیا۔

Those who are in favour of it may 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr.Speaker: Those against it may say 'No'. The 'Ayes' have it.
The amendment, further amended is adopted and stand part of the
Bill, up to the extent of the country. Mr.Saqibullah Khan again, 6th
amendment, to please move his amendment in section (19) of para
(j) of sub section (1) of clause 2 of the Bill. Honourable Saqibullah
Khan please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکر ہے کہ میاں نثار گل صاحب اور ملک قاسم خان کی وہ ہو گئی ہے، بڑی اچھی لگ رہے ہیں،
انکو ذرا داد دے دیں، (تالیاں) بہت بھائیوں کی طرح بیٹھے ہیں، یہ اچھی بات ہے، اچھا ٹھگون
ہے، پتہ نہیں آج آپ نے قرآن خوانی کی ہے، اثرات بہت اچھے آرہے ہیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا دے دواړو کمال نه دے، دا دے ټولو کمال

دے (تہنک) نن ئے ټوپئ په سر کړی دی، دواړه نزد دے شوی دی، ډیر اعلیٰ
او ډیر بنه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیرہ بنہ شوہ، دیر بنہ، داخہ وائی، مختیار خان پکبنے خہ وائی، مختیار خان! خہ چل شوے دے؟

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: دا ہدایات ورتہ ور کھری چہ دا توپئی یو شان کھری (تمھے) یو شان تے توپئی بیا راوری۔

جناب سپیکر: ختک دی، آخر دومرہ خوبہ، بنہ جی، ثاقب اللہ خان صاحب پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، I request to move that in section (19) in sub section(1) as referred in clause 2 of the said Bill, para (j) may be deleted.

جناب سپیکر صاحب، بیا ہغہ خبرہ دہ چہ یو اختیار اوس د 18th امندمنٹ نہ پس Constitution مونر تہ را کوی لکیا دے او د ہائر ایجوکیشن کمیشن رول چہ دے ہغہ ختمیری لکیا دے او Eventually ہائر کمیشن بہ ختمیری خکہ چہ دا د پراونشل ڈومین دے، نو مونرہ چہ دغہ کوؤ او بیا پہ کبنے امندمنٹ راو لو نو بنہ خبرہ دہ چہ دا اوس پکبنے Delete کرو، فائدہ ئے خہ دہ جی۔۔۔۔۔

Mr.Speaker: Honourable Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو ہائر ایجوکیشن کمیشن کانسٹیبلنگ کے حوالے سے رول اور Over all, over sight کا جو رول ہے وہ ختم نہیں ہو رہا اور وہ ریگاسر، کیونکہ اس کے ذریعے تو پھر سارے صوبوں کی اور یونیورسٹیز کا آپس میں رابطہ ہوگا، باہر سے یونیورسٹیوں کی جو بات آئیگی تو لہذا اس کا نمائندہ اگر ان کا سر، ایکٹ میں موجود ہوگا تو ایک وہ Abreast رہینگے کہ کیا چیز ادھر سے، اسلام آباد سے اگر کوئی نئی لائسنس گاتو پھر وہ فنڈنگ کرنے والی باڈی ہے، ان کو آپ بیچ میں سے نکالیں گے، ایک تو یہ پہلی بات ہے ماڈل ایکٹ کی Violation ہو جائیگی، میں بھائی سے ریکویسٹ کرتا ہوں اپنے آئریبل ممبر سے کہ پلیز وہ Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب ثاقب اللہ خان صاحب Withdraw کوئی بی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د پلیز ہیخ ضرورت ہم نہ وی، مونر تہ د او وائی نو مونرہ بہ ئے Withdraw کرو جی خو خبرہ داسے دہ چہ لہ بہ زما ریکویسٹ دا وی چہ 18th امندمنٹ کبنے چہ کوم اوس خبرے کیبری لکیا دے او

چہ کوم ہغہ میتنگز دی، پہ ہغہ موڊ د ئے اوگوری، خبرہ داسے دہ چہ ایجوکیشن ما Withdraw کرو سر، خو ایجوکیشن والہ چہ ہغہ کوم خائے Devolve کیبری لگیا دے، د ہغوی بہ دا وروکی پراجیکٹس دی، دا آرگنائزیشن دا ہول بہ ورسرہ Devolve کیبری، زما خیال دے دا بہ نہ پاتیری، کیدے شی زہ غلط یم، زہ Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: ہاں جی، تھینک یو جی۔ As the amendment being withdrawn, therefore, the original para (j) of sub section (1) of section 19 of clause 2 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Paras (b), (c), (d), (e) and (i) of sub section (1) of section 19 of clause 2 of the Bill. Therefore the question before the House is that paras (b), (c), (d), (e) and (i) stand parts of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Paras (b), (c), (d), (e), and (i) of sub section (1) of section 19 of clause 2 stand parts of the Bill. 7th amendment, Mr. Saqibullah Khan to please move his amendment in section 19 of sub section (2) of clause 2 of the Bill. Saqibullah Khan please.

جناب ثاقب اللہ خان چنگتی: ڊیرہ مہربا نی۔ جناب سپیکر صاحب، دا چہ دیکنبے ما امنڈمنٹ کرے وو، زما 'ایچ' ہغہ یو امنڈمنٹ 'جے' سرہ پہ دے وجہ کرے وو، Relevant ہغے سرہ دے چونکہ ہغے کنبے مونرہ چہ کوم Desire د ہغہ اغستو ہغہ او نہ شو جی نوزہ دا Withdraw کومہ جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ دا خود او کرو، ما پخپلہ ہم وئیل چہ تہ بہ بلینک چیک ورکوی، سپر پاور ورکوی چہ دا بہ خنگہ دے را کرے As the amendment being withdrawn, therefore, original sub section (2) of clause 19 of clause 2 stand part of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, 8th amendment, to please move his amendment in section 19 in sub section (3) of clause 2 of the Bill. Saqibullah Khan please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا هم ما تا سوتہ وینلی وو، دیکنبے مخکنبے منسیر صاحب خیل رول غواری نو مونبرہ به ئے دے له نه ور کوؤ جی، Withdraw کومه جی۔

جناب سپیکر: دا هم Withdraw کوئی؟ تھینک یو جی، Since the amendment been withdrawn, therefore, original sub section (3) of section 19 of clause 2 stand part of the Bill. 9th amendment, Mr.Saqibullah Khan and Mufti Kifayatullah to please move their identical amendment in sub section (5) of section 19 of clause 2 of the Bill one by one. First Mr.Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، I request to move that in section 19, in sub section (5), as referred in clause 2 of the said Bill, after the word 'meet', the word 'at least' may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، سینٽ ڊيره Important body ده جی۔

جناب سپیکر: کم از کم دو خو پکار دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه دوه دوئی Limit کړی چه دوه ځل به ملاویری خو دیکنبے بعضے داسے څیزونه راشی چه هغه ډیر Important دی او هغه د پارہ سینٽ Convene پکار دے نو دا دوه خو دوئی ساتی نوزه وایم چه دا کم از کم دوه پکار دی که زیات اوشی بنه خبره ده نو دیکنبے هغوی ته به Minimum د دے چه دوه Requirement دی، هغه به هم شی او چرته ایمرجنسی راخی نور داسے ضروری خبره راشی نو په هغه کنبے زیاد دغه کیبری جی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، to please move -----

مفتی کفایت اللہ: دا خو جی، دوئی ما نه پت کړے دے جی۔-----

جناب سپیکر: ہاں جی؟

مفتی کفایت اللہ: دا خو دوئی ما نه پت کړے دے۔

جناب سپیکر: پت کړے ئے دے؟

مفتی کفایت اللہ: نہ نہ، راوڑے ئے دے خو ثاقب اللہ خان ڊیر Late را کرو، ما ڊیر مخکبنے ور کرے وو، لفظ د هغوئ دے، خیر دے زه د دوی شکره ادا کومه چه هغه دلچسپی واخلی۔ I beg to move زه شکره ادا کوم، شکره ادا کوم شکره۔

جناب سپیکر: خه چل به او کرو؟

مفتی کفایت اللہ: خیر دے، د کریڈٹ خبره نه ده ده جی نور ورونه هم پکنے دی۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دا ڊیره بنه خبره ده مفتی صاحب او ټول په Legislation کبنے حصه اخلی نو د داسے آنریبل ممبرز مونره ټولو له قدر کول پکار دی، Appreciate کول پکار دی او تاسو ټولو ته هم سوال کوم چه لږ لږ دے Legislation کبنے خامخا حصه اخلی، دا اسمبلی سیکرټیریټ به تاسو سره ڊیره ملگرتیا کوی۔ جی، مفتی صاحب بسم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: ڊیره شکره جی۔ I request to move that in section 19, in the sub section (5) as referred in clause 2 of the Bill, in the line one after the words “meet”, the words “at least” may be inserted. جی، دیکبنے دا رائے ده، عام طور باندے داسے کیږی جی چه دا دوه مونره او لیکو په قانون کبنے بیا هغوئ دوه به وی، لکیر کے فقیر نو پکار ده چه هغه زیاته شی۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب خه وائی، تههیک ده جی۔ بنه خبره ته هغه چار سده کبنے مشهوره ده بعض بیا هم ورته سمه وائی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، هم Agree کرتے ہیں، جی یہ کہ اچھی امنڈمنٹ لائے ہیں، آنریبل ممبرز نے۔ We agree with it۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical amendment moved by the honouable members may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stand part of the Bill. 10th amendment, Mr. Saqibullah Khan to

please move his amendment in sub section (7) of section 19 of clause 2 of the Bill. Saqibullah Khan, please.

ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، I request to move that in section 19 in sub section (7), as referred in clause 2 of the said Bill for the words “such member, as the Chancellor may, from time to time, nominate. The member so nominated”, the words “Minister for Higher Education Khyber Pakhtoon Khwa and” may be and may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، زه خبر یم چه منسٽر صاحب دا Responsibility اغستل نه غواری خوزه به دا ضرور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Convener بنائی چه دا به په منسٽر۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل جی، چانسٽر چه نه وی نو بیا زه به دا ضرور ریکویسٽ کومه جی، چه که دوی دا دغه اخلی، دے له شه یو فارمولا ضرور پکار ده، یا په سینیا رتی باندے یا په دغه باندے، اکثر ما کتله دی او زما observation کبے راغله دی، د منسٽر صاحب observation کبے به راغله وی چه کله کله په دے کنوینٽر باندے چه کله گورنر صاحب سره خودومره ٽائم نه وی چه هغه هر وخت به دا Convene کوی، اکثر نور کسان کوی، دیکبے لږ پرابلم دے، د دے یو فارمولا پکار ده یا خودا Defecto سینټ کبے سیکرٽری ممبر دے، سیکرٽری ته دے ورکری چه He should be the Chairman چه هغه نه وی بیا وائس چانسٽر له دے ورکری، زه دا ریکویسٽ کومه چه ٽهیک ده دے حده پورے چه ما دا Responsibility منسٽر صاحب له ورکوله خو هغه خو خپله Responsibility وانغسته نو خه هغه پورے به وی خوزه دا وایم چه ضرور سوچ او کړی چه دا Skirmishes او دا نا اتفاقی او دغه چه په دے کنوینٽر کبے کپری جی چه یره دا زه سینیا ریمه، زه او کرم نو دا کپری جی، دا راغله دی، د دے تاسو ته هم پته ده او منسٽر صاحب ته هم پته وی، ټولو ته پته وی نو دے د پاره یو فارمولا ده یا خود سیکرٽری او کړی یا وائس چانسٽر چه هغه نه وی نو دوی به کنوینٽر وی چه په هغه کبے دا جهگرا ختمه شی جی۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب شه وائی، واؤرو که خیر۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اپنے بھائی جو مجھے Responsibility دیتے ہیں، اس کی بڑی قدر کرتا ہوں لیکن چونکہ ان کی پہلی امینڈمنٹ نہیں مانی تھی اور میں اس کا حصہ نہیں ہوں، As Minister Higher Education تو وہ Nomination جب گورنر صاحب کو As Chancellor نہیں جائیں گے، کسی میٹنگ کو چیئر کرنے کیلئے تو یہ پھر بہتر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کس کو Nominate کریں۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے بھائی واپس لے لے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ہغوی د، ما خو یوریکویسٹ دوئی تہ او کپرو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہ اخلی جی، بس۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ خو Withdraw کوم خود جھکریے ختمولو د پارہ دوئی د خپلہ دیکنبے امینڈمنٹ او کپری، Revise دے او کپری چہ دیکنبے سیکرٹری او وائس چانسلر د کوی او دے نہ پس دا مسئلہ دہ خودا خیز I withdraw۔

Mr.Speaker: As amendment been withdtawn, therefore, original sub section (7) of section 19 of clause 2 stand part of the Bill. 11th amendment, Mufti Kifayatullah sahib to please move his amendment in sub section (9) of section 19 of clause 2 of the Bill. Mufti Kifayatullah sahib, please.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Mr.Speaker, I rerquest to move that in section 19 in sub section (9) as referred in clause 2 of the Bill, for the words “two third” the words “fifty per centum” may be substituted.

جناب سپیکر: د The two third پہ خائے تاسو وائی چہ پچاس فیصد را کپری؟

مفتی کفایت اللہ: او دا دہ کورم مسئلہ وی چہ ہمیشہ د پارہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او او۔

مفتی کفایت اللہ: او دیکنبے بہ چہ کلہ کورم پورہ نہ وی نو د یونیورسٹی ڈیرے مسئلے بیا انبنتے وی جی، بیا بل اجلاس تہ بہ کتل غواری نو دا دوئی لہ بہ Relax کول پکار وی، دا جی چہ یو کم از کم پچاس فیصد خلق موجود وی چہ کوم خلق موجود وی، ژوندی وی، حاضر وی، د ہغے د کم از کم پچاس فیصد تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریہ چہ د حکومت واؤرو چہ دوئی پرے خہ وائی، جی قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مونرتہ د دیے، دا اماند منٹ منظور دیے جی۔

Mr.Speaker: Thank you, the motion before the House is that the amendment moved by the honourable member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub section (4), (6), and (8) of section 19. Since no amendment has been moved by any honourable member in sub section (4), (6), and (8) of section 19 of clause 2 of the Bill. Therefore, the question before the House is that sub section (4), (6), and (8) of section 19 of clause 2 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 of the Bill, since no amendment has been moved by any honourable member in clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 3 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stand part of the Bill. Amendment in clause 4, of the Bill. Amendment in clause 4, of the Bill, 1st amendment, Mufti Kifayatullah sahib to please move his amendment in section 21, in sub section (1) in para (b) of clause 4 of the Bill. Mufti Kifayatullah sahib, please.

Mufti Kifayatullah: Thank you Sir, I humbly request to move that in section 21, in sub section (1) in para (b) as referred in clause 4 of the Bill, after the word "Member" the words "of the concerned district" may be inserted.

جناب سپیکر، اس میں ایک بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسے بنے گا، یہ Concerned district اس میں آپ کس طرح ایڈجسٹ کریں گے؟

مفتی کفایت اللہ: میں واضح کرتا ہوں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جو علم اور شعور میں تو بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے اور اب یونیورسٹیاں بہت زیادہ ہونگی، میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر Concerned ضلع کے اندر ایسا ایم پی اے موجود ہے کہ جس کو اس کا شوق ہے یا وہ اس پوزیشن کا ہے تو اس کو نظر انداز نہ کیا جائے اگر خدا نخواستہ ایسی پوزیشن نہیں بنتی تو پھر اور بات ہے لیکن جب تک ضلع کے اندر ایسا کبھی ہوتا ہے کہ وہ بندہ اپوزیشن کا ہوتا ہے اور وہ بہت فاضل آدمی ہوتا ہے، بہت قابل آدمی ہوتا ہے لیکن چونکہ وہاں پر گورنمنٹ کو اختیار ہوتا ہے کہ کہیں سے آپ لے سکتے ہیں تو وہ اس کو Ignore کر لیتے ہیں، میرا یہ خیال ہے کہ جب تک متعلقہ ضلع کے اندر ایسا شخص موجود ہے تو وہ اس کو ضرور اس کے اندر شامل ہونا چاہیے۔ ایک اور بات بھی ہے یہ یونیورسٹی آف پشاور کا بل بن رہا ہے جی اور یہ تمام صوبہ خیبر پختونخواہ میں تمام یونیورسٹیوں کیلئے ایک ماڈل ہوگا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسے الفاظ آجائیں تو ان کی قانون سازی میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اب بھی ایسا آتا ہے، جب میں کرتا ہوں تو Concerned district سے ہم Normally کرتے ہیں تو گورنمنٹ کی طرف سے کیا مؤقف ہے وہ قاضی صاحب سے سنتے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، Basically یہ آپ کا Prerogative ہے، آپ نمائندگی کیلئے آپ اپنے معزز آراکین اسمبلی کا نام یونیورسٹی میں بھیجتے ہیں جیسا کہ اب پشاور میں آپ کو پتہ ہے کہ ایگریکلچر یونیورسٹی کیلئے آپ نے فضل اللہ خان کا نام دیا ہوا ہے تو اب پشاور Metropolitan city ہے، ہمارے صوبے کا کیپٹل ہے تو اتنی یونیورسٹیز ہیں تو اس میں ہو سکتا ہے کہ میرا نام آپ سمجھتے ہوں کہ کسی یونیورسٹی میں میرا نام آپ دے دیں گو کہ میرا تعلق ہری پور سے ہے۔ عام طور پر آپ اسی ضلع سے اور اسی علاقے کے لوگوں کے نام آپ بھیجتے ہیں تو یہ شرط عائد کر کے آپ ہمارے اوپر قدغن لگادیں گے، آپ کے اختیار پر جو کہ میں سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں اگر یہ واپس لے لیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شکریہ۔ یہ مجھے خود بھی ایسا اچھا Sound نہیں ہو رہا تھا، تھینک یو جی۔

The amendment is withdrawn therefore, the original para (b) of sub section (1) of section 21 Clause 4 stand part of the Bill. Second

amendment, Mufti Kifayatullah sahib to please move his amendment in sub section (3) of section 21 of Clause 4 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in section 21, in sub section (3) as referred in clause 4 of the Bill, for the words “ one third” the words “fifty per centum” , may be substituted.

وہی بات ہے جی، کورم والی بات ہے۔ پہلی بات تو انہوں نے مان لی تھی۔ میں شکریہ ادا کرتا

ہوں اور اگر اس میں بھی وہ ذرا فراغ دلی کا مظاہر کر دیں۔

جناب سپیکر: وہی Two third کی بجائے Fifty percent۔ جی، آئزبل منسٹر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی، We agree، ٹھیک ہے، یہ امینڈمنٹ ہمیں منظور ہے۔

جناب سپیکر: منظور ہے۔

مفتی کفایت اللہ: ماشاء اللہ، شکریہ، قاضی صاحب کا شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stand part of the Bill. Sub para (a) to (k) of sub section (1) of section 21, since no amendment has been moved by any honourable member in sub paras (a) to (k) of sub section 1 of section 21 of clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub paras (a) to (k) of sub section (1) of section 21 of clause 4 may stand parts of the Bill. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. paras (a) to (k) of sub section 1 of section 21 of clause 4 stand part of the Bill.

میں ایک گزارش کرونگا جب قانون سازی ہو رہی ہو تو یہ سب ریکارڈ ہو رہی ہوتی ہے تو آپ کی

جو آوازیں ہیں وہ ریکارڈنگ میں Disturbance پیدا کرتی ہیں اور یہ Legislation ہے، یہ

Legislation جو ہمارے ڈرافٹ ہیں ان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے تو Kindly آپ جو بھی اگر کوئی ضروری

بات کرنی ہو تو کانوں میں کریں، بہت تیز نہ بولیں کہ Voice جو آپ کا Sound کے سسٹم میں

Disturbance نہ آئے۔ Sub section(2) and (4) of section 21 of clause 4,

since no amendment has been moved by any honourable member in

sub clause (2), no sorry, honourable member in sub section (2) and (4) of section 21 of clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub section (2) and (4) of section 21 of clause 4 may stand parts of the Bill. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub section (2) and (4) of section 21 of clause 4 stand parts of the Bill. Clause 5 of the Bill, since no amendment has been moved by any honourable member in clause 5 of the Bill. Therefore, the question before the House is that clause 5 may stand part of the Bill. Those who in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes' have it. Clause 5 stand parts of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت جامعہ پشاور مجریہ 2010 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage stage' The honourable Minister for Higher Education Khyber Pakhtunkhwa to please move that the University of Peshawar (Amendment) Bill, 2010 may be passed. Honourable Minister for Higher Education please.

Minister for Higher Education: Honourable Mr. Speaker sir, I beg to move that the University of Peshawar (Amendment) Bill, 2010 as amended may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the University of Peshawar (Amendment) Bill, 2010 may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments moved by Mr. Saqibullah Khan and Mufti Kifayatullah sahib.

(Applause)

قاضی صاحب آپ بھی شکریہ ادا کریں جس طرح مفتی صاحب نے آپ کا شکریہ ادا کیا تھا۔ واقعی کافی مدت کے بعد آپ لوگوں نے اپنی Effort کی اور قانون سازی میں پشاور یونیورسٹی کی آپ نے اپنی Effort کی، ہاؤس کی طرف سے میں آپ کو Appreciate کرتا ہوں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یوسر۔ میں آپ کا اور اپنے آزیبل ممبرز کا اور اس پورے ہاؤس کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بل کو پاس کرنے اور امنڈمنٹس میں ہماری مدد کی اور بڑی دلچسپی سے اس میں حصہ لیا، بہت شکریہ سر۔

خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی کی اصولوں کے مشاہدات اور ان پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ برائے سال 2009 کو ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Now Item No. 10, honourable Minister for Law, honourable senior Minister for Local Government on behalf of honourable Chief Minister to please lay on the table of the House the Report on the Observance and Implementation of the Principle of Policy in Relation to the Affairs of the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2010, sorry 2009, for the year 2009. Honourable Senior Minister for Local Government, Bashir Bilour sahib.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: On behalf of Chief Minister خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی کی اصولوں مشاہدات اور ان پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ برائے 2009 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Its stands laid.

اجلاس کو جمعرات دس بجے صبح تک ملتوی کرتا ہوں۔ تھینک یو۔ چائے کے لئے سارے آجائیں اکٹھے پیئے ہیں نماز بھی پڑھ لیں گے

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 9 دسمبر 2010 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)